عنایاتِ ربّانی
(سفرنامہ ری یونین ۱۲/۲۱ اگست ۱۹۹۳ء کے چند اوراق)
ملفوظاتِ عارف باللہ
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
ناشر
کتب خانہ مظہری
گلشنِ اقبال ۲ کراچی
پاکستان

عنایاتِ ربّانی

ملفوظات عارف باللہ
حضرت مولانا شاہ حکیم محمّد اختر صاحب دامت برکاتہم

منور کر دے یارب مجھ کو تقویٰ کے معالم سے
ترے در تک جو پہنچا دے ملا دے ایسے عالم سے

علاج حزن و غم ہے صرف توبہ کر گناہوں سے
اندھیرے بے سکونی ہیں معاصی کے لوازم سے

جو دل سے غیر مخلص ہو وفاداری سے عاری ہو
بہت محتاط رہنا چاہیے پھر ایسے خادم سے

کیا برباد جس نے آخرت کو اپنی غفلت سے
بھلا پھر فائدہ کیا اس کو دنیا کے مغانم سے

نہ اہل دل کی صحبت ہو نہ درد دل کی نعمت ہو
تو پڑھ لکھ کر بھی وہ محروم ہوگا قلب سالم سے

کسی کی آہ سوزندہ فلک پر نعرہ زن بھی ہو
تو پھر ظالم کو ڈرنا چاہیے اپنے مظالم سے

کہیں شامل نہ ہو طائر کی بھی آہ وفغاں اس میں
دھواں اٹھا نشیمن سے یہ کہہ صیاد ظالم سے

کتب خانے تو ہیں اختر بہت آفاق عالم میں
جو ہو اللہ کا عالم ملو تم ایسے عالم سے

فہرست

عنوان	صفحہ
دعوۃ الی اللہ کے لئے کیا کرنا چاہیے	۴۳
اللہ تعالیٰ کی بندگی کا طریقہ	۴۴
کمال عشق تو مر کے جینا ہے نہ مرجانا	۴۵
کیا ہم بھی تارک سلطنت بلخ کا درجہ حاصل کرسکتے ہیں؟	۴۶
مناسبت نہ ہو تو دوسرے شیخ سے تعلق کرنا چاہیے	۴۹
حق تعالیٰ کی قدرت قاہرہ اور شان خلاقیت میں تفکر	۵۰
کفار سے موالات و محبت سبب ارتداد ہے	۵۲
عہد نبوت کے تین مرتدین	۵۴
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مسیلمہ کذاب کا خط	۵۴
حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں مسیلمہ کذاب کا قتل	۵۶
مقام محبت	۵۷
محبت بذات خود نعمت عظمیٰ ہے	۵۸
اعمال نافلہ محبت کے لئے لازم نہیں	۵۹
حضرت شیخ پھولپوریؒ کی شان عاشقانہ	۶۲
حاصل کائنات	۶۴
تعلیم حسن ظن	۶۵

کشتی بھنور میں جب پھنسے نعرہ لگائے یا خدا

دریا میں دوستو اگر ماہرِ فن ہو ناخدا
کشتی بھنور میں جب پھنسے نعرہ لگائے یا خدا

عشقِ بتاں کی منزلیں ختم ہیں سب گناہ پر
جس کی ہو انتہا غلط کیسے صحیح ہو ابتدا

فانی ہے حسن گو مگر اس کا نشہ ہے سخت تر
ان کی طرف نظر سے بھی مجھ کو بچالے اے خدا

فتنۂ حسن کا خطر یکساں ہے اس میں ہر بشر
ہر اک پہ اس کا ہے اثر سلطاں ہو یا کہ ہو گدا

اخترؔ یہ ناخدا بھی جب طوفاں میں پھنس گیا کبھی
کثرتِ یا خدا سے وہ کیسا ہوا ہے باخدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عنایات ربّانی

احباب ری یونین کی دعوت پر ۲۵ صفر المظفر ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۵ اگست ۱۹۹۳ء بروز اتوار مرشدی و مولائی عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے ری یونین کا تیسرا سفر فرمایا۔ حضرت والا کے ساتھ راقم الحروف احقر سید عشرت جمیل میر عفا اللہ عنہ اور عبد العزیز سوجی صاحب تھے جو چار دن پہلے حضرت والا کی ہمراہی کے لئے ری یونین سے تشریف لائے تھے۔ کراچی سے عصر کے بعد حضرت والا کے ساتھ ہم لوگ ہوائی جہاز سے بمبئی کے لئے روانہ ہوئے اور مغرب کی نماز جماعت سے بمبئی ایرپورٹ پر ادا کی گئی اور بمبئی ایرپورٹ پر تقریباً چار گھنٹہ ٹھہرنے کے بعد ساڑھے بارہ بجے شب ہوائی جہاز ماریشس کے لئے روانہ ہوا۔ فجر کی نماز ہوائی جہاز میں پڑھی گئی۔

اور مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۹۳ء بروز دوشنبہ مقامی وقت کے مطابق صبح نو بجے ہمارا جہاز ماریشس (Mauritius) پر اترا۔ یہ ایک چھوٹا سا خوبصورت اور سرسبز جزیرہ ہے۔ یہاں سے ری یونین کا سفر ہوائی جہاز سے تقریباً بیس منٹ کا ہے۔ یہاں اکثریت ہندوؤں کی ہے جو تقریباً پچاس فیصد ہیں اور مسلمان اٹھارہ فیصد ہیں۔

ایرپورٹ پر کافی حضرات حضرت اقدس کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ دوپہر کا قیام مولانا ابوبکر صاحب کے مکان پر تجویز تھا۔ سفر میں رات بھر

کی بیداری سے حضرت والا کافی تھک گئے تھے اور نیند کا بھی غلبہ تھا لہٰذا نماز ظہر سے فارغ ہونے کے بعد دوپہر کا کھانا تناول فرما کر حضرت والا نے آرام فرمایا۔

عصر کی نماز کے بعد چائے پیتے وقت فرمایا کہ ابھی سوتے ہوئے خواب میں مولانا ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم خانقاہ تھانہ بھون کو دیکھا ۔ مولانا نے خواب ہی میں پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ کو ناز دکھانا چاہئے؟ میں نے جواب دیا کہ ناز کے لئے دو شرطیں ہیں ۔ ایک یہ کہ وہ اللہ کا مقبول ہو دوسرے اس پر غلبۂ حال ہو جیسے جنگ بدر میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی تھی کہ ان تهلك هذه العصابة لم تعبد فى الارض یہ سید الانبیاء ﷺ کا غلبۂ حال تھا ورنہ آپ تو جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو دوسری جماعت پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔ بدون غلبۂ حال انبیاء علیہم السلام نے بھی ناز نہیں کیا۔ رَبِّ لَا تُخْزِنِی یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے غلبۂ خشیت میں فرمایا کہ اے اللہ قیامت کے دن مجھے رسوا نہ کیجئے ۔ ناز کے لئے مقبول ہونا ضروری ہے جیسے کوئی بلا کا حسین ہو وہ اگر ناز دکھائے تو اچھا لگتا ہے مگر کوئی اندھا ناز دکھائے تو ناگواری ہوتی ہے بلکہ غصہ آتا ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں ۔

زشت باشد روئے نازیبا و ناز
عیب باشد چشم نابینا و باز

قبیل مغرب حضرت والا مولانا ابوبکر کے مکان سے ان کے مدرسہ میں جو نئی مسجد سے ملحق قائم کیا ہے تشریف لے آئے۔ مسجد کے امام صاحب نے عرض کیا کہ حضرت والا مغرب بعد چند منٹ کچھ نصائح فرمادیں تو نوازش ہوگی ورنہ

اصل بیان تو عشا کے بعد ہے- حضرت والا نے ان کے مشورہ کو قبول فرمایا-

بہترین خطاکار

اور بعد مغرب اس حدیث کی تشریح فرمائی کل بنی ادم خطاء و خیرالخطائین التوابون (ترمذی) فرمایا کہ خطاء کے معنی ہیں کثیر الخطاء- حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر انسان کثیر الخطاء ہے اور بہترین خطاکار وہ ہیں جو کثیر التوبہ ہیں- کثیر الخطاء کو کثیر التوبہ ہونا بھی چاہئے- جیسا مرض ویسی دوا اور توبہ بھی تینوں شرائط کے ساتھ ہو-

(۱) الرجوع من المعصية الى الطاعة یعنی عوام کی توبہ یہ ہے کہ گناہ چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرنے لگیں -نافرمانی سے فرماں برداری کی طرف رجوع یہ عوام کی توبہ ہے اور خواص اولیاء کی توبہ کیا ہے (۲) الرجوع من الغفلة الى الذكر اللہ تعالیٰ سے دل ذرا غافل ہوگیا، گناہ نہیں کیا ذرا سی غفلت پیدا ہوگئی تھی تو دل کو پھر اللہ کی یاد میں لگا دیا -

مدت کے بعد پھر تیری یادوں کا سلسلہ
اک قلب ناتواں کو توانائی دے گیا

یہ خواص کی توبہ ہے اور اخص الخواص کی توبہ کیا ہے کہ (۳) الرجوع من الغيبة الى الحضور دل کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر رکھے اور اگر کبھی غیبت ہو جائے کہ دل ذرا سا ان کے محاذات سے ہٹ جائے تو فوراً دل کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کر دے وہ ہمہ وقت باخدا رہتے ہیں- یہ لوگ خیر الخطائین ہیں- اب ایک علمی اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ توبہ سے جب بندہ خیر ہو گیا اللہ کا پیارا ہو گیا تو

خیر الخطائین کیوں فرمایا صرف خیر فرمادیا ہوتا خطائین کی نسبت ہی باقی نہ ہوتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ پھر توبہ کی کرامت اور خاصیت ظاہر نہ ہوتی کہ توبہ ایسا کیمیکل ہے جو شر کو خیر بنادیتا ہے اور خطائین کی نسبت باقی رہنے سے بندوں کی عزت میں کوئی فرق نہیں آیا کیونکہ ترکیب اضافی میں مضاف ہی مقصود ہوتا ہے جیسے جاء غلام زید یہاں زید نہیں غلام مقصود ہے بس خیر الخطائین میں خیر ہی مقصود ہے نہ کہ خطائین۔

دربار کا ادب

حضرت والا کے اس بیان کا ترجمہ مسجد میں ایک طرف انگریزی میں ساتھ ساتھ کیا جارہا تھا۔ اس کے بعد عشا کی اذان ہوگئی اور جب جماعت کھڑی ہوئی تو تکبیر کے وقت بعض حضرات نے ہاتھ باندھ رکھے تھے تو حضرت والا نے یہ مسئلہ بتایا کہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا یہ دربار کا ادب ہے اور دربار میں تکبیر تحریمہ کے بعد داخل ہوتا ہے لہٰذا پہلے سے ہاتھ باندھ کر کھڑا نہ ہونا چاہئے بلکہ ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہونا چاہئے جب امام تکبیر تحریمہ کہے تو اب تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھے۔

۱۷ اگست ۹۳ء منگل

بعد فجر مسلم سنی مسجد ماریشس میں بعد نماز فجر حضرت والا نے نماز سنت کے مطابق پڑھنے کا طریقہ ارشاد فرمایا۔

تبلیغی نوجوانوں کی درخواست پر حفاظت نظر کے متعلق ہدایات

فجر کے بعد میزبان حضرات سمندر کی سیر کے لئے حضرت والا

کو سمندر کے کنارے لے گئے جہاں سے نو بجے واپسی ہوئی اور حضرت والا اشراق کے لئے مسجد تشریف لے گئے اور میزبان ناشتہ کے انتظام میں مصروف ہو گئے۔ حضرت والا کو بھوک معلوم ہو رہی تھی لیکن مسجد میں تبلیغی جماعت کے امیر نے درخواست کر دی کہ ہمارے نوجوان دوست نگاہ کی حفاظت کے متعلق حضرت والا سے ہدایات چاہتے ہیں اور انہوں نے کہا کہ جماعت تقریباً دو گھنٹہ بعد یہاں سے روانہ ہو جائے گی۔ حضرت والا نے فرمایا کہ بہت اچھا اور احقر سے تنبیہاً فرمایا کہ اب ناشتہ کا درمیان میں ذکر بھی نہ کرنا کہ ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے کیونکہ ناشتہ مقصود نہیں ہے۔ جب دین کی بات ہو رہی ہو تو ہمہ تن اس طرف متوجہ ہو جاؤ۔ چہرہ سے بھی ظاہر نہ کرو کہ توجہ ناشتہ کی طرف ہے۔

حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ نوجوان ہو یا بڈھا ہر ایک کو نظر کی حفاظت کی ضرورت ہے بلکہ بڈھے کو اور زیادہ حفاظت کی ضرورت ہے کیونکہ جب کار پرانی ہو جاتی ہے تو اس کی بریک بھی ڈھیلی ہو جاتی ہے۔ جوان کی ہمت بلند ہوتی ہے وہ جب چاہتا ہے فوراً بریک لگا دیتا ہے۔ بوڑھے کی ہمت بھی کمزور ہوتی ہے اور بوڑھی کار کے بریک لگاؤ تو بھی دو قدم آگے جا کر رکتی ہے لہٰذا بوڑھے کے پھسلنے کا زیادہ خطرہ ہے اس لئے بوڑھوں کو زیادہ احتیاط کرنا چاہئے۔ بنگلہ دیش میں ایک صاحب نے مجھ سے کہا کہ میری جوان بیٹی ہے آپ تو اس کے دادا اور نانا کے برابر ہیں ذرا اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیجئے میں نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ تو بالکل حرام ہے چاہے سو برس کا بوڑھا ہو جائے کسی عمر کا ہو جائے اس کو بھی جوان لڑکیوں کو دیکھنا یا ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا سب حرام ہے اور

جوانوں کے لئے بھی ناجائز ہے کیونکہ ان کی قوت بھی جوان ہے اس لئے بخاری شریف کی حدیث ہے کہ کسی نوجوان کو کوئی عورت بلائے جو خوبصورت بھی ہے خاندانی بھی ہے مگر وہ اس سے کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اس کو قیامت کے دن عرش کے سائے کا وعدہ ہے۔ ری یونین میں مجھ سے بعض نوجوان علماء نے بتایا کہ یہاں عیسائی لڑکیاں داڑھی والوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں اور ان کو دیکھ کر اشارے کرتی ہیں کہ ہمیں یوز (use) کرو یعنی استعمال کرو تو میں نے ان سے کہا کہ جب وہ تمہیں اشارے کریں تو میرا یہ شعر پڑھ دو ۔

اس نے کہا کہ کم ہیر میں نے کہا کہ نو پلیز

اس نے کہا کہ کیا وجہ میں نے کہا خوف خدا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیکھنے میں کیا حرج ہے۔ لو نہ دو دیکھ تو لو لیکن اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایمان والوں سے فرما دیں کہ اپنی نگاہیں نیچی کر لیں کیونکہ دیکھنے سے حسن اور عشق میں ایکسیڈنٹ ہو جائے گا۔ جب ایکسیڈنٹ ہو گا تو ایمان میں ڈنٹ آجائے گا۔ بخاری شریف کی حدیث ہے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنی العین النظر جس نے کسی عورت کو دیکھا اس نے آنکھوں کا زنا کر لیا یعنی نہ اس کا گال چوما نہ اس کو پیار کیا نہ اس سے کوئی بُرا کام کیا صرف دیکھنے سے آنکھوں کا زنا ہو جائے گا۔ اسی طرح لڑکوں کو دیکھنا حرام ہے اور ان سے گفتگو کرنا گپ شپ کرنا یہ زبان کا زنا ہے اسی طرح نامحرم عورتوں سے باتیں کرنا ہنسی مذاق کرنا زبان کا زنا ہے زنا اللسان النطق۔ حج و عمرہ کر کے حاجی صاحب جہاز پر بیٹھے، ایئر ہوسٹس آئی تو اب اس کو

دیکھ کر کہہ رہے ہیں کہ آیا چائے تو لادو- نفس پہلے کہتا ہے کہ اس کو آپا کہو، آپا کہنے کے بعد چھاپا مارو اور پھر اس کا پاپا کھالو یعنی گناہ کی حرام لذت حاصل کرلو- دیکھئے حکومت نے اعلان کیا کہ ایک ہفتہ تک پانی نہیں ملے گا اپنی ٹنکیاں بھرلو، آپ نے ٹنکیاں بھرلیں لیکن ٹوٹیاں بند نہیں کیں تو پانی اسٹاک نہیں ہوگا سب بہہ جائے گا اسی طرح عمرہ سے نوافل سے تہجد سے، تبلیغ سے قلب نور سے بھر جاتا ہے مگر آنکھ سے نامحرم کو دیکھ لیا کان سے گانا سن لیا تو سارا جمع شدہ نور دل سے نکل جاتا ہے-

جلد اللہ والا بننے کا نسخہ

بس ایک چیز اور بتاتا ہوں- بمبئی میں ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ جلد اللہ والا بننے کا کیا نسخہ ہے- میں نے کہا جو جہاز اُڑانے کا نسخہ ہے- جہاز کا میٹریل (material) زمین سے ہے، اس کا سارا لوہا پیتل وغیرہ زمین کا ہے اور ہر چیز اپنے مستقر اور مرکز پر رہتی ہے- اس کو اُڑانے کے لئے تین چیزیں چاہئے (۱) صحیح پائلٹ ہو جو منزل کا راستہ جانتا ہو (۲) اور پٹرول بھی بہت زیادہ چاہئے کیونکہ اُڑانے میں کئی ہزار گیلن خرچ ہو جاتا ہے اور بعد میں تو ہوا کے سہارے پر اُڑتا ہے (۳) تیسرے یہ کہ دوڑنے کے بعد جب جہاز میں اسٹیم تیار ہوگئی کہ اب ٹیک آف کرنے والا ہے کہ ایک دشمن نے فائر کردیا جس سے اس کی اسٹیم نکل گئی اب جہاز نہیں اُڑ سکتا بس اب پائلٹ بھی بیکار پٹرول بھی بے کار -اسی طرح انسان کا جسم بھی زمین سے بنا ہے اس کو زمین کی چیزوں میں مزہ آتا

ہے مٹی کی عورت، مٹی کا کھانا مٹی کے کباب، مٹی کی بریانی، مٹی کا مکان ان ہی چیزوں میں لگا رہتا ہے لیکن جب اللہ والا بننا چاہے تو اب ایک مرشد بنائے پھر ذکر اللہ اور تلاوت و تبلیغ کی محنتوں سے قلب میں ایک اسٹیم پیدا ہوتی ہے۔ شیطان دیکھتا ہے کہ اب اس کی اسٹیم تیار ہے اور اب یہ اللہ کی طرف ٹیک آف کرنا چاہتا ہے تو اس کو عورتوں میں حسینوں میں، لڑکوں میں اور دنیا کے مال و دولت کے چکروں میں ڈال دیتا ہے آنکھوں سے بدنظری کرا کے کانوں سے گانا سنوا کر، زبان سے غیبت کرا کے، جھوٹ بلوا کر گناہ کرا کے اس کی اسٹیم ختم کر دیتا ہے جس سے کہ وہ ساری زندگی خدا تک نہیں پہنچتا۔ ہاں اگر تقویٰ اختیار کرے تو محبت کی اسٹیم قائم رہتی ہے جس کی برکت سے اللہ تک پہنچتا ہے۔ پھر اس کا جسم تو یہاں رہتا ہے اور قلب و روح اپنے اللہ کے ساتھ رہتے ہیں اس کی روح کا جہاز اللہ کے قرب میں اڑتا ہے، صرف جسم سے دنیا کا کام کرتا ہے مگر وہی تین شرطیں یعنی شیخ اور راہ نما ہو محبت کا پٹرول ہو اور خوب ہو اور اسٹیم ضائع نہ کرے یعنی گناہ سے بچے صحبت اہل اللہ اختیار کرے اور ذکر کی کثرت کرے۔

آخر میں دعا فرمائی کہ اے اللہ ہماری زندگی کی ہر سانس آپ پر فدا ہو اور ایک سانس بھی آپ کی ناراضگی میں نہ گذرے یہ اولیاء صدیقین کی آخری سرحد ہے اے اللہ ہم سب کو اولیاء صدیقین کی آخری سرحد تک بدون استحقاق و بدون صلاحیت پہنچا دے کیونکہ آپ کریم ہیں اور کریم بدون صلاحیت عطا فرماتا ہے۔

آج بعد عشا ماریشس کے دارالخلافہ پورٹ لوئیس کی مسجد شان اسلام میں حضرت

والا کے بیان کا نظم تھا راستہ میں شہر فینکس (PHOENEX) میں ماریشس کے ایک نوجوان عالم نے کچھ دیر قیام کی درخواست کی تھی لہٰذا حضرت والا مع چند رفقاء کے تقریباً ڈیڑھ بجے پہنچے اور نماز کے بعد قیلولہ فرمایا۔

ولی اللہ بننے کا راستہ

نماز کے بعد چند نصیحتیں فرمائیں : فرمایا کہ اللہ کی ولایت اور دوستی حاصل کرنے کا ایک ہی راستہ ہے کونوا مع الصادقین اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ کے معنی ہیں کہ ہمارے دوست ہو جاؤ کیونکہ دوسری آیت میں فرماتے ہیں ان اولیآء ہ الا المتقون ہمارے اولیاء کون ہیں؟ متقی بندے۔ تو معلوم ہوا کہ متقی اللہ کا دوست ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہمارے دوست بننا چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ حاصل کرنا ہے تو کونوا مع الصادقین ہمارے دوستوں کی یعنی متقی بندوں کی صحبت اختیار کرو۔ گدھا بھی اگر نمک کی کان میں گر جاتا ہے تو نمک بن جاتا ہے اور جب نمک بن گیا تو بادشاہ بھی کھاتا ہے اور مفتی اعظم بھی کھاتے ہیں لیکن نمک بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ گدھا مر جائے، اپنے کو مٹادے اگر نہ مرا تو گدھے کا گدھا ہی رہے گا۔ بس جو اللہ والا بننا چاہے وہ اپنے نفس کو کسی صاحب نسبت کے سامنے مٹادے۔ اپنی رائے کو اس کی رائے میں فنا کردے اس کی کامل اتباع کرے تو یہ بھی اللہ والا ہو جائے گا۔

یہ طریقہ بزرگوں سے چلا آرہا ہے اور اسی طریقہ سے لوگ اللہ والے بنے ہیں اور یہ سنت سے زیادہ قریب ہے لہٰذا زیادہ نفع بخش ہے جبکہ دوسرے

طریقوں میں یہ خاص بات نہیں اگرچہ وہ بھی نافع ہیں کیونکہ دین کا کوئی کام نفع سے خالی نہیں لیکن تزکیہ و اصلاح کامل کے لئے یہ طریقہ بزرگاں خاص ہے جبکہ کسی دینی کام میں انتظاماً اگر کسی کو امیر بنادیا گیا تو دوسرے وقت وہ مامور بھی ہو سکتا ہے لیکن شیخ مرید نہیں ہو سکتا جس طرح نبی اُمتی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے شیخ ہر دن شیخ رہتا ہے لہٰذا اس کی صحبت سے اصلاح کامل ہوتی ہے۔ اللہ والا بننے کے لئے کسی صاحب نسبت سے جو بزرگوں کا اجازت یافتہ ہو اتعلق ضروری ہے اس کے بغیر عادۃً نسبت عطا ہونا محال ہے۔

اور دوسری ضروری چیز اللہ والا بننے کے لئے گناہوں سے بچنا ہے ولایت کا مدار تہجد، نوافل، کثرت ذکر، نفلی حج و عمرہ پر نہیں ہے تقویٰ پر ہے اور تقویٰ کے معنی ہیں اللہ کی ناراضگی والے اعمال سے بچنا۔ یعنی اللہ کو ناراض نہ کرنا اور اس زمانہ میں جو گناہ عام ہے اور جس کی وجہ سے ہزاروں سالکین خدا سے محروم ہو گئے ہیں وہ ہے بدنگاہی۔ حدیث پاک میں اس کو آنکھوں کا زنا فرمایا گیا ہے زنی العین النظر بخاری کی حدیث ہے۔ نظر بچانے میں دل کو حلاوت ایمانی عطا ہوتی ہے نظر بچاؤ اور دل میں ایمان کا حلوہ کھاؤ اور آج کل تو سڑکوں پر ایرپورٹوں پر ریلوے اسٹیشنوں پر اسکولوں کے پاس ایمان کے حلوہ کی دکانیں کھلی ہوئی ہیں نظر بچاتے رہو اور حلوۂ ایمانی کھاتے رہو، نظر کو تکلیف دو اور دل میں ایمان کے حلوہ کی لذت اور مٹھاس لو۔ دنیا ہی میں جنت کا مزہ ملنے لگے گا۔ اہل اللہ کو ایک جنت دنیا ہی میں عطا ہو جاتی ہے جنة فی الدنیا بالحضور مع المولیٰ جس دل میں خالق جنت ہے جنت سے زیادہ مزہ اس کو نہ ملے گا؟ جس نے اللہ کو راضی

کرلیا وہ خالق جنت کو ساتھ لئے پھرتا ہے

پھرتا ہوں دل میں یار کو مہماں کئے ہوئے
روئے زمیں کو کوچہ جاناں کئے ہوئے

اور دوسری جنت آخرت میں ملے گی جہاں دیدار الٰہی نصیب ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائیں آمین۔

دو وظیفے

فرمایا کہ دو وظیفے بتاتا ہوں جس کا خیال ابھی نماز ہی میں آیا اور سوچ رہا تھا کہ کوئی پوچھے گا تو بتادوں گا۔ نیک بننے کے لئے اور گناہ چھوڑنے کے لئے لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد گناہ چھوٹ جائیں گے کیونکہ اس کلمہ کے معنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمائے ہیں کہ لا حول ای عن معصیۃ اللہ الا بعصمۃ اللہ ولا قوۃ علی طاعۃ اللہ الا بعون اللہ ہم گناہوں سے نہیں بچ سکتے مگر اللہ کی حفاظت سے اور کسی عبادت کی ہم میں طاقت نہیں ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں۔ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح مبارک میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ جب بندہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسلم عبدی واستسلم ای عبدی انقاد و ترك العناد یعنی میرا بندہ مطیع و فرماں بردار ہوگیا اور سرکشی چھوڑ دی۔ واستسلم کے معنی ہیں ای فوض عبدی امور الکائنات باسرھا الی اللہ تعالیٰ عزّ وجلّ اور میرے بندے نے اپنے سارے کام میرے سپرد کردئے

لہٰذا جب اللہ تعالیٰ روزانہ فرشتوں کو بشارت دیں گے کہ میرا بندہ فرماں بردار ہو گیا تو کیا ان کو لاج نہ آئے گی ورنہ فرشتے کہیں گے کہ یا اللہ آپ تو فرماتے ہیں کہ میرا بندہ فرماں بردار ہو گیا لیکن یہ تو ابھی نالائقیاں کر رہا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنی بشارت کی لاج رکھتے ہوئے بندہ کو سنوارنے کا فیصلہ فرماتے ہیں اسی لئے پہلے زمانے کے مشائخ اپنے مریدوں کو صرف **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** ہی کا ذکر بتایا کرتے تھے اور اسی سے وہ صاحب نسبت ہو جاتے تھے۔

(۲) اور دوسری اس دعا کو روزانہ مانگا کیجئے معمول بنالیجئے **اللھم ارحمنی بترک المعاصی ولا تشقنی بمعصیتك** اے اللہ مجھ پر رحم فرمایئے ترک معصیت کی توفیق عطا فرما کر اور مجھے بد بخت نہ کیجئے اپنی معصیت و نافرمانی سے۔ حدیث پاک کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ ہر گناہ آدمی کو بد بختی کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ کا ترک خوش قسمتی کی طرف لے جاتا ہے۔ معصیت سبب شقاوت ہے اس لئے بہت ڈرنا چاہئے گناہ سے بہت بچنا چاہئے اور ترک معصیت علامت رحمت حق اور علامت سعادت ہے۔

وضو کے دوران منقول دعا

ایک صاحب کے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ وضو کے دوران ایک ہی دعا مسنون ہے اور وہ یہ ہے **اللھم اغفرلی ذنبی و وسع لی فی داری و بارك لی فی رزقی** اور بعض کتابوں میں جو دعائیں لکھی ہوئی ہیں کہ داہنا ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ پڑھے اور چہرہ دھوتے وقت یہ پڑھے تو یہ علماء کی بنائی ہوئی

دعائیں ہیں سنت سے ثابت نہیں اور میرے مرشد حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ جو ان دعاؤں کو پڑھتا ہے تو مسنون دعا رہ جاتی ہے لہٰذا ان کے بجائے صرف مسنون دعا اللّٰھم اغفرلی ذنبی و وسع لی فی داری و بارك لی فی رزقی ہی پڑھنا چاہئے-ایک سنت میں جو نور ہے وہ دنیا بھر کے صالحین کے وظائف میں نہیں ہو سکتا-

اس کے بعد کار سے ماریشس کے دارالخلافہ پورٹ لوئیس (PORT LOUIS) کو روانگی ہوئی جہاں بعد عشا مسجد شان اسلام میں وعظ کا نظم تھا- مغرب کی نماز پورٹ لوئیس کی مرکزی مسجد میں ادا فرمائی - نماز کے بعد کچھ حضرات نے درخواست کی کہ چند منٹ کچھ نصیحت فرمادی جائے حضرت والا نے مندرجہ ذیل ارشادات فرمائے جو مختصراً پیش کرتا ہوں-

حدیث پڑھنے اور پڑھانے والوں کے لئے سرورِ عالم ﷺ کی عظیم الشان دعا

ارشاد فرمایا کہ ایک مختصر حدیث سناتا ہوں جو پانچ سیکنڈ کا وعظ نبوت ہے- سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو میری بات کو غور سے سنے اور اسے یاد کرلے اور کسی کو پہنچادے تو اللہ اس کو ہرا بھرا رکھے خوش رکھے تو سرورِ عالم ﷺ کی دعا لینے کے لئے ہم سب کو آپ کی حدیث کو غور سے سننا چاہئے محدثین فرماتے ہیں کہ ایسی دعا سرورِ عالم ﷺ نے اُمت میں کسی کو نہیں دی - پیروں کی دعا بزرگوں کی دعا لینے کے لئے ہم کتنی فکر کرتے ہیں تو نبی کی دعا لینے کی کتنی لالچ اور کتنی

تڑپ ہونی چاہئے کیونکہ آپ ﷺ کی غلامی ہی سے پیر بنتے ہیں بزرگ بنتے ہیں۔پانچ سیکنڈ کے اس وعظ کو یاد کر کے آپ اپنے بیوی بچوں یادوستوں کو سنا دیجئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے مستحق ہو جائیے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

پانچ سیکنڈ کا وعظ نبوت

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماالنجاۃ نجات کا کیا راستہ ہے، دوزخ سے بچنے کا اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچنے کا کیا راستہ ہے تو آپ ﷺ نے تین نصیحتیں فرمائیں اور یہ حضور ﷺ کا وعظ ہے جو پانچ سیکنڈ میں ختم ہو گیا۔ آپ کہیں گے کہ پانچ سیکنڈ میں کیا فائدہ ہوگا تو انجکشن لگانے میں کتنی دیر لگتی ہے لیکن بخار اتر جاتا ہے یا نہیں؟ بمبئی میں قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کو ۱۰۵ بخار تھا اور قاری صاحب کو جلسہ میں مدعو کیا گیا تھا مہتمم مدرسہ نے کہا کہ قاری صاحب کی شرکت کا پوسٹر شایع ہو چکا ہے اور انہیں بخار ہے۔اگر قاری صاحب شریک نہ ہو سکے تو میری عزت خاک میں مل جائے گی۔ ایک مشہور ڈاکٹر کو بلایا جو غیر مسلم تھا۔اس نے کہا کہ دس ہزار روپے لوں گا اور اس نے ایک سیکنڈ میں ایک انجکشن لگایا اور قاری صاحب کا بخار اُتر گیا۔ جب دنیاوی ڈاکٹر کے ایک سیکنڈ کے انجکشن سے فائدہ ہو سکتا ہے تو اللہ کے رسول ﷺ کے پانچ سیکنڈ کے وعظ سے اُمت کے دل کی دنیا کیوں نہیں بدل سکتی

اس کی گمراہی ہدایت سے کیوں بدل نہیں سکتی؟ میں حضور ﷺ کے الفاظ نبوت کو پیش کروں گا آپ اپنی گھڑیوں کو دیکھئے سرورِ عالم ﷺ کا وعظ پانچ سیکنڈ میں ختم ہو جائے گا۔ حدیث پاک ہے **اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ** ۔

پانچ سیکنڈ کا وعظ نبوت ختم ہو گیا۔ اب اس حدیث کی مختصر شرح کرتا ہوں ۔

زبان کو قابو میں رکھو

حضور ﷺ فرماتے ہیں **املك عليك لسانك** کہ اپنی زبان کو قابو میں رکھو، زبان کو اپنا غلام بنا کر رکھو جس سے بات کرو تو خیال رکھو کہ کیا بولیں پہلے سوچو پھر بولو یا اپنے مشایخ اور بزرگوں سے بات کرو تو سوچو کہ ادب کے خلاف تو نہیں ہے ۔ بیوی سے بات کرو تو ایسی بات نہ کرو کہ آپس میں لڑائی شروع ہو جائے اور طلاق کی نوبت آجائے کسی استاد سے بولو تو تعظیم میں کمی نہ آنے دو، ڈرتے رہو کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے جتنے دنیا میں جھگڑے ہیں یہ سارے جھگڑے زبان سے شروع ہوتے ہیں۔ قتل و قتال کی نوبت آتی ہے اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی زبان کو قابو میں رکھو کہ اللہ اس بات سے خوش ہے۔

ایک عورت اپنے شوہر سے لڑا کرتی تھی شوہر اس کو ڈنڈے مارا کرتا تھا وہ تنگ ہو کر ایک بزرگ کے پاس گئی اور کہا کہ میرا شوہر مجھ کو ڈنڈے مارتا ہے کوئی تعویذ یا کوئی وظیفہ دیدو شیخ اللہ والے تھے سمجھ گئے کہ یہ زبان کی خراب ہے

اس کی زبان اگر روک دی جائے تو شوہر اس کو ڈنڈا نہیں مارے گا- ان بزرگ نے کہا کہ جلدی بوتل لا ہم پانی دم کر کے دیتے ہیں- بوتل میں پانی دم کر دیا اور اس اللہ والے نے کہا کہ جب شوہر کو غصہ آئے اور وہ ڈنڈا اٹھائے تو تو جلدی سے اس کا ایک گھونٹ منہ میں لے لیا کر مگر حلق سے نیچے نہ اتارنا، اگر حلق سے اتارا تو اس کا فائدہ ختم ہو جائے گا- چنانچہ اس نے بد تمیزی کی شوہر کو غصہ آیا وہ ڈنڈا اٹھا کر لایا تو اس نے جلدی سے منہ میں بوتل سے پانی لیا اور خاموش بیٹھی رہی- شوہر حیران ہو گیا کہ ابھی تو یہ گالیاں دے رہی تھی اور عجیب معاملہ ہے کہ اب خاموش بیٹھی ہے- اس کو رحم آگیا اور ڈنڈا رکھ دیا- کئی بار ایسا ہوا جہاں اس نے بد تمیزی کی اور جب شوہر ڈنڈا لایا تو اس نے جلدی سے منہ میں پانی رکھ لیا اب شوہر نے کہا کہ جب ہم کو کچھ کہتی نہیں تو میں اس غریب کو کیوں کچھ کہوں- غرض چھ مہینے تک ڈنڈا نہیں پایا اور انڈا خوب کھایا شوہر خوش ہو گیا کہ اب تو لڑتی نہیں -اس عورت نے جا کر اس بزرگ کو بہت بڑا ہدیہ دیا- کوئی میٹھی چیز پکا کر لائی کہ حضور آپ کے دم کئے ہوئے پانی نے تو کمال کر دیا چھ مہینہ سے شوہر نے مجھے ڈنڈے نہیں لگائے- جب وہ چلی گئی تو پیر صاحب نے اپنے مریدوں اور شاگردوں سے فرمایا کہ میرے پڑھے ہوئے پانی نے کچھ اثر نہیں کیا بلکہ میں نے اس عورت کی زبان روک دی- اسی زبان سے دنیا میں قتل و خون ہوتے ہیں- اس حدیث سے آپ ﷺ نے ساری دنیا کو امن بخشا، ساری کائنات کو آپ نے امن دیدیا کہ اگر زبان کو قابو میں رکھو گے تو لڑائی جھگڑا مقدمہ قتل و خون سب ختم ہو جائے گا-

بے ضرورت گھر سے مت نکلو

اور فرمایا کہ بلا ضرورت اپنے گھر سے مت نکلو - ذکر و تلاوت و نوافل و درود شریف کی کثرت سے اپنے گھر کو وسیع کر لو یعنی جو شخص اپنے گھر میں اللہ اللہ کرتا ہے تلاوت کرتا ہے درود شریف پڑھتا ہے اس کا چھوٹا سا گھر بھی بہت بڑا معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ والا ہے زمین و آسمان کا خالق جس دل میں اپنی خاص تجلیات سے متجلی ہوگا وہ دل بہت وسیع ہو جاتا ہے، اس کو اپنا گھر بھی بڑا معلوم ہوتا ہے ایک آدمی جس کا گھر بہت بڑا ہے اگر وہ گناہ کرتا ہے تو ساری دنیا اس کو تنگ ہو جائے گی - تو بلا ضرورت اپنے گھر سے نہ نکلو - حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں هذا زمان السكوت و ملازمة البيوت والقناعة بالقوت حتى يموت اپنے زمانہ میں یہ نصیحت فرمائی کہ یہ زمانہ خاموش رہنے کا ہے اور گھروں سے چپکے رہنے کا ہے کہ بلا ضرورت گھر سے باہر مت نکلو اللہ اللہ کرو صرف ضروری کاموں کے لئے نکلو جیسے دفتر جانا ہے، تجارت کے لئے جانا ہے وغیرہ اور اللہ تعالیٰ جو رزق دے اس پر قناعت کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو-

حیدر آباد دکن میں جب میں گیا تو ایک دوست نے کہا کہ چلئے آپ کو شہر دکھلائیں- میں نے ان کو جواب دیا جو خود بخود شعر بن گیا کہ ؎

نہ لے جاؤ مجھے ان کی گلی میں
اضافہ ہوگا میری بے کلی میں

یعنی شہر میں عورتیں بے پردہ پھر رہی ہیں - شیطان تو کہتا ہے کہ ان حسین

عورتوں کو دیکھنے سے چین ملے گا لیکن چین چھن جاتا ہے-ہائی بلڈ پریشر والے کو ڈاکٹر نمک کھانے سے منع کرتے ہیں اسی طرح نمکین شکلوں کو دیکھو گے تو روح کا بلڈ پریشر ہائی ہو جائے گا- نمک کھانے سے جسم کا بلڈ پریشر بڑھتا ہے حسینوں کو دیکھنے سے روح کا بلڈ پریشر بڑھتا ہے، روح بیمار ہو جاتی ہے بے چینی اور پریشانی میں مبتلا ہو جاتی ہے-جو شخص پریوں کو دیکھتا ہے پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے کیونکہ پریشانی میں تو پری ہے ہی جب پری آئے گی تو شانی ساتھ لائے گی-شانی میں یاء نسبتی ہے یعنی پری کہتی ہے کہ میری شان پریشانی ہے-بس اب نظر بچا کر رہو اللہ سے دل لگا کر رہو غیر اللہ سے دل چھڑاتے رہو اللہ سے چپکاتے رہو یہ ہے لا الٰہ الا اللہ-لا الٰہ سے غیر اللہ سے دل چھڑا لو اور الا اللہ سے دل اللہ سے جوڑ لو-دل میں ایمان کا نور آجائے گا-آج کل سائنسدانوں کی تحقیق ہے کہ بجلی مثبت اور منفی (plusاور Minus)دو تاروں سے بنتی ہے-کلمہ میں اللہ تعالیٰ نے لا الٰہ کا منفی تار اور الا اللہ کا مثبت تار دیا ہے-جب کوئی حسین لڑکی یا لڑکا سامنے آئے تو نظریں نیچی کرلو یہ لا الٰہ کا منفی تار ہو گیا اور ذکر و نوافل و اعمال صالحہ یہ الا اللہ کا مثبت تار ہے-ان دو تاروں سے دل میں ایمان کی بجلی پیدا ہوتی ہے-

اپنی خطاؤں پر روتے رہو

اور اس وعظ نبوت کا آخری جز ہے کہ اپنی خطاؤں پر روتے رہو-اس کے علاوہ نجات کا کوئی راستہ نہیں -میرا شعر ہے

یہی ہے راستہ اپنے گناہوں کی تلافی کا
تری سرکار میں بندوں کا ہر دم چشم تر رہنا

۱۸ اگست ۱۹۹۳ء بروز بدھ بمقام پلیین مایا ماریشس

ڈاکٹروں کے لئے حفاظت نظر کے سنہری اصول

مولانا ابو بکر صاحب کی قیام گاہ میں ناشتہ کے بعد ایک عالم صاحب نے عرض کیا کہ رات مسجد شان اسلام میں بعد عشا حضرت والا کی تقریر میں دل کے ایک ماہر ڈاکٹر بھی تھے جو میرے جاننے والے بھی ہیں رات حفاظت نظر کے متعلق حضرت والا نے جو بیان فرمایا اس سے وہ بہت متاثر ہوئے اور کہا کہ میرے پاس مسلم اور غیر مسلم عورتیں آتی ہیں مجھے ان کو دیکھنا پڑتا ہے ان کا معالجہ بھی کرنا پڑتا ہے ان سے باتیں بھی کرنی پڑتی ہیں میرے لئے نظر کی حفاظت کا کیا طریقہ ہے حضرت والا سے پوچھ کر بتایئے۔

عورتوں کے معاینہ کے لئے لیڈی ڈاکٹر رکھی جائے

فرمایا کہ اصل بات تو یہ ہے کہ عورتوں کے لئے کوئی عورت ڈاکٹر ماہر قلب (ہارٹ اسپیشلسٹ) ملازم رکھ لی جائے جو صرف عورتوں کو دیکھے، چاہے تنخواہ پر رکھ لیں یا نفع میں شریک کرلیں جیسا مناسب ہو۔ اس میں آمدنی چاہے کم ہو جائے اس کو اللہ کی رضا کے لئے برداشت کریں۔ ان شاء اللہ مکھن چاہے کم ہو جائے لیکن دل کو ایسا سکون ملے گا کہ اس کے سامنے روپے کی کیا حقیقت ہے اور جو اللہ کو راضی کرنے کی ہمت کرلیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے ہیں، کوئی کمی نہیں ہوتی۔ بمبئی میں میرے ایک دوست دانتوں کے ڈاکٹر مجھے اپنے مطب میں میرے دانت بنانے کے لئے لے گئے۔ نوجوان تھے میں نے دیکھا کہ

ایک کرسچین لڑکی کا گال پکڑ کر اس کا دانت دیکھ رہے ہیں۔ میں نے بعد میں ان سے کہا کہ آپ کے باطن کا تو ستیاناس ہو جائے گا۔ تبلیغ میں جو آپ چلے لگاتے ہیں سارے چلوں کا نور ضایع ہو جائے گا ایک ہی معاینہ میں۔ کہنے لگے کہ پھر میں کیا کروں۔ میرے پاس تو لڑکیاں بھی آتی ہیں اور مرد بھی آتے ہیں۔ میں نے کہا کہ عورتوں کے لئے آپ کوئی لیڈی ڈاکٹر ملازم رکھ لیں جو صرف عورتوں کو دیکھے اور آپ صرف مردوں کو دیکھیں۔ اب اس میں آمدنی اگر کم ہوتی ہے تو ہونے دیجئے، اللہ کے لئے کچھ تکلیف برداشت کرو۔ صحابہ نے تو پیٹ پر پتھر باندھے تھے ہمیں انڈے مکھن میں ذرا کمی کرنا گوارا نہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور آج تک وہ شکریہ ادا کرتے ہیں کہ واقعی اگر میں ایسا نہ کرتا تو میری داڑھی کا بچنا میرا دین پر قائم رہنا محال تھا اور یہ بھی کہا کہ میری آمدنی میں کوئی کمی نہیں ہوئی بلکہ اور اضافہ ہو گیا۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ پر کوئی مر کر تو دیکھے۔ بھلا جو ان پر مرے گا اس کو وہ برباد ہونے دیں گے؟

---اور انہوں نے لڑکیوں کو پڑھانے کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا

کراچی میں خون کے ایک بہت بڑے اسپیشلسٹ ڈاکٹر جو علامہ سید سلیمان ندوی کے عزیز بھی ہوتے ہیں مجھ سے بیعت ہو گئے اور اللہ کرنے لگے داڑھی رکھ لی۔ ایک دن کہنے لگے کہ مجھے ہفتہ میں دو بار کالج میں لڑکیوں کو ایک ایک گھنٹہ پڑھانا ہوتا ہے اور اس کے دس ہزار روپے تنخواہ کے علاوہ ملتے ہیں لیکن اب بیعت ہونے کے بعد یہ ہو رہا ہے کہ جس دن میں ان کو پڑھاتا ہوں اس دن میری تہجد قضا ہو جاتی ہے اور دل میں ظلمت معلوم ہوتی ہے۔ مجھے یقین

ہو گیا ہے کہ یہ لڑکیوں کے پڑھانے کی نحوست ہے کیونکہ وہاں نظر کی حفاظت پورے طور پر نہیں ہو پاتی لہٰذا میں اس پڑھانے کی نوکری سے استعفیٰ دے رہا ہوں کیونکہ میری ہسپتال کی ملازمت تو ہے ہی اور پڑھانے کی نوکری چھوڑنے سے جو دس ہزار کی کمی ہو گی تو میرے پاس ایک اور فن ہے دواؤں کا وہ شروع کر دوں گا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے عطا فرمائیں گے۔ لیکن اب میں لڑکیوں کو نہیں پڑھا سکتا لہٰذا انہوں نے استعفیٰ دے دیا اور ماشاء اللہ بہت آرام سے ہیں کوئی معاشی تنگی اور رزق میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ آدمی ہمت کرے تو کچھ مشکل نہیں۔

کم ہمتوں کے لئے بھی اصلاح کا ایک راستہ

بہر حال اس کی ہمت نہ ہو تو ڈاکٹر صاحب سے کہہ دیں کہ جب عورتیں یا لڑکیاں آئیں حتی الامکان نگاہ کی حفاظت کریں اگر نظر ڈالیں تو اچٹی اچٹی سطحی نظر ڈالیں نگاہ جما کر نہ دیکھیں جیسے ریل میں بیٹھے ہوئے سامنے سے درخت گذرتے جاتے ہیں کہ وہ نظر تو آتے ہیں لیکن آپ ان کی پتیاں نہیں گنتے جیسی نظر ان پر ڈالتے ہیں ایسی ہی سطحی نظر ڈالیں کہ ان کے حسن کا ادراک نہ ہو۔ اور یہ مراقبہ کریں کہ یہ عورت یا لڑکی جو ہے میری ماں ہے۔ بہن ہے یا بیٹی ہے اس کو کیسے بُری نظر سے دیکھوں۔ اس سے کچھ شرم آئے گی۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

بد نظر اٹھنے ہی والی تھی کسی کی جانب
اپنی بیٹی کا خیال آیا تو میں کانپ گیا

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کمزور ولی اللہ کو کوئی تگڑی خوبصورت عورت گرالے اور اس کی آنکھیں اپنے ہاتھوں سے کھول کر کہے کہ مجھے دیکھ! دیکھتی ہوں کہ اب کیسے مجھے نہیں دیکھے گا تو حضرت فرماتے ہیں کہ واقعی اگر وہ صاحب نسبت اور اللہ والا ہے تو اپنی شعاع بصریہ کو کنٹرول کرے گا سطحی اور اُچٹی اُچٹی نظر ڈالے گا گہری نظر سے نہیں دیکھے گا-لہٰذا جب مجبوراً سطحی نظر سے دیکھنا پڑ رہا ہو تو یہ مراقبہ بھی کرو کہ میری نظر تو اس عورت یا لڑکی پر ہے لیکن میری نظر پر اللہ تعالیٰ کی نظر پاسبان ہے ذرا دھیان رہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے- میرا ایک شعر ہے ؎

میری نظر پہ ان کی نظر پاسباں رہی
افسوس اس احساس سے کیوں بے خبر تھے ہم

روحانی صفائی کی "ون ڈے سروس"

اس کے بعد جب گھر آئیں تو دو نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں کہ اے اللہ میرے نفس نے آپ کی ناخوشی کی راہوں سے خوشی کا جو ادنیٰ ذرہ بھی چرا لیا ہو میں ایسی مستلذات محرمہ مسروقہ سے آپ کی معافی چاہتا ہوں کیونکہ نفس کا مزاج مکھی کا سا ہے-گلاب جامن پر مکھی اگر ایک لمحہ کے لئے بیٹھے گی تو کوئی نہ کوئی ذرہ چرا کے بھاگے گی اسی طرح نفس حرام لذت کو چشم زدن میں چرا کے بھاگتا ہے لہٰذا اے اللہ نفس کی ان خفیف اور پوشیدہ ادنیٰ ترین لذتوں سے بھی میں معافی چاہتا ہوں جو میرے نفس نے چرائی ہوں اور جس کا مجھے احساس نہ ہوا ہو-لہٰذا گھر واپس آکر روزانہ دو نفل پڑھ کر خوب گڑگڑا کر گناہوں کی معافی اور آئندہ

حفاظت کی خوب دعا کریں اس کا نام "ون ڈے سروس" ہے جیسے گندے کپڑوں کی صفائی ڈرائی کلیننگ والا کر دیتا ہے اسی طرح سے گناہوں کی گندگی سے روح کی صفائی روز کی روز کر لیجئے۔

۲۰ اگست ۱۹۹۳ء بروز جمعہ

ری یونین کے لئے روانگی

نماز جمعہ کے بعد کھانا تناول فرما کر حضرت والا نے کچھ دیر قیلولہ فرمایا۔ ماریشس ایر لائن کے طیارہ سے ساڑھے چار بجے شام ہم لوگوں کی سیٹ بک تھی۔ سوا تین بجے ایرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی - ایرپورٹ یہاں سے بالکل قریب ہے تقریباً پانچ منٹ میں ایرپورٹ پہنچ گئے ماریشس کے مقامی علماء اور میزبان مولانا ابوبکر صاحب کا حضرت والا نے شکریہ ادا کیا کہ آپ حضرات بہت محبت سے پیش آئے اور دین کا بھی خوب کام ہو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں آمین۔

چار بجے حضرت والا نے فرمایا کہ اب عصر کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔ بعض حنفیہ کا بھی قول ہے کہ ایک مثل پر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے چنانچہ مکہ شریف میں ہم لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو اسی قول پر عمل کرتے ہیں اپنے ملکوں میں اس کی عادت تو نہ بنانی چاہئے لیکن سفر میں ایسے موقعوں پر ایرپورٹ پر اس گنجائش سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ سفر میں بعض دفعہ یہ بھی خطرہ ہوتا ہے کہ نماز ہی قضا نہ ہو جائے۔ حضرت والا دامت برکاتہم کی امامت میں ماریشس ایرپورٹ پر نماز عصر ادا کی گئی۔

تقریباً ساڑھے چار بجے ہم لوگ جہاز پر سوار ہوئے ماریشس سے ری

یونین کا فضائی سفر بڑے طیارہ سے بیس منٹ اور چھوٹے طیارہ سے چالیس منٹ کا ہے۔ یہ چھوٹا طیارہ تھا جس میں ہم لوگ سوار تھے۔ جمعہ کے دن بعد عصر قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔ حضرت مرشدی دامت برکاتہم پرواز کے دوران دعا میں مشغول رہے۔ ویسے بھی اکثر پرواز کے دوران حضرت والا کا دعا مانگنے کا معمول ہے۔ فرماتے ہیں کہ فضاؤں میں گناہ نہیں ہوتے اس لئے امید قبولیت زیادہ ہے۔

تقریباً ساڑھے پانچ بجے شام طیارہ ری یونین میں اترا۔ ایر پورٹ پر حضرت والا کے شاگرد خاص اور خلیفہ مولانا عمر فاروق صاحب جو کراچی میں چار سال خانقاہ میں رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ ان کے یہاں دو روز پہلے ایک بیٹے کی ولادت ہوئی ہے اور اس کا نام جلال الدین رومی رکھا ہے۔ راستہ میں مولانا عمر فاروق صاحب کے خسر جناب حافظ امین پٹیل صاحب نے کہا کہ مولانا عمر فاروق اور ہماری سب کی خواہش ہے کہ اگر حضرت والا کو زحمت نہ ہو تو ہسپتال میں تشریف لے جا کر وہاں بچہ کی سنت تحنیک ادا فرمادیں اور اس کے بعد خانقاہ تشریف لے چلیں۔ حضرت والا نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور ہسپتال تشریف لے گئے۔

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ ری یونین میں آمد

حافظ امین پٹیل صاحب کے گھر پر مغرب کی نماز جماعت سے پڑھ کر حضرت والا بمعہ احقر راقم الحروف سینٹ پیر (ST. PIERE) کے لئے روانہ ہوگئے اور تقریباً ایک گھنٹہ میں سینٹ پیر پہنچے اور خانقاہ دیکھ کر حضرت والا بہت خوش ہوئے۔ حافظ داؤد بدات صاحب جو حضرت والا کے خاص شاگرد اور

خلیفہ ہیں یہ خانقاہ حضرت والا کے ایماء سے انہوں نے قائم کی ہے۔اور کراچی میں حضرت والا کی خدمت میں چھ سال رہے ہیں۔حضرت والا نے فرمایا کہ الحمد للہ ری یونین میں سلسلہ تھانوی کی ایک خانقاہ قائم ہوگئی۔اللہ تعالیٰ یہاں ہمارے بزرگوں کا فیض جاری فرمائیں اور یہاں سے بڑے بڑے اولیاء اللہ پیدا ہوں۔ حافظ داؤد صاحب سے فرمایا کہ ماشاء اللہ نقشہ بھی خوب اچھا نکالا لیکن دعا بھی کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کام لے لیں کیونکہ کام کے اسباب جمع ہونا اور بات ہے اور کام لینا اور بات ہے۔وہ تو اللہ کے فضل پر موقوف ہے۔دعا کرو کہ اے اللہ اسباب تو جمع ہوگئے کام آپ لے لیجئے اور قبول بھی فرمالیجئے۔

۲۱ اگست ۹۳ء بروز ہفتہ

تفسیر یٰلیتنی کنت تراباً

بعد فجر سینٹ پیر کی مسجد اطیب المساجد میں
حضرت والا نے تھوڑی دیر بیان فرمایا۔

فرمایا کہ امام صاحب نے ابھی نماز میں عم یتساءلون کی سورۃ پڑھی ہے۔نماز ہی میں داعیہ پیدا ہوا کہ اس سورۃ کا شان نزول اور تفسیر چند منٹ میں عرض کروں۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ مخلوق پر فرمائیں گے اور جس کا جس پر ظلم ہوگا اس کو اس کا حق دلائیں گے یہاں تک کہ جانور جو ایک دوسرے کو ستاتے ہیں اللہ تعالیٰ میدان محشر میں ان جانوروں کو زندہ کریں گے اور فرمائیں

گے کہ جس نے جس کو ستایا ہے آج تم اس کا بدلہ لے لو چنانچہ اگر کسی بکری نے کسی بکری کے سینگ مارا ہو گا تو مظلوم بکری کو حکم دیں گے کہ آج اس کو تم مار لو اللہ تعالیٰ اس کو اس کا حق دلائیں گے اور یہ عقل میں آنے والی بات ہے کہ جس کی حکومت اور سلطنت ہو وہ اگر اپنی رعایا کو اس کا حق نہ دلائے تو یہ ظلم ہے اور اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہیں اللہ تعالیٰ مالک دوجہان ہیں۔ مظلوم جانوروں پر بھی جو ظلم ہوا ہے اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ میدان قیامت میں دلائیں گے۔ جب اللہ پاک کے حکم سے جانور ایک دوسرے سے بدلہ لے لیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کونوا ترابا اے ساری دنیا کے جانورو تمہیں خدا نے تمہارا حق دلا دیا جو جانور تم میں کمزور تھے اور دنیا میں اپنا بدلہ نہ لے سکے اب اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے تم کو بدلہ دلا دیا لہٰذا اے جانورو اب تم مٹی ہو جاؤ کیونکہ تمہارے لئے نہ دوزخ ہے نہ جنت ہے۔ جنت و دوزخ انسانوں اور جنات کے لئے ہے لہٰذا جب اللہ تعالیٰ کونوا ترابا فرمائیں گے تو سب جانور مٹی ہو جائیں گے تب ہر کافر کہے گا یلیتنی کنت ترابا اے کاش ہم بھی مٹی ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو مٹی نہیں ہونے دیں گے، اور وہ دائمی عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے العیاذ باللہ۔

دنیا میں معافی مانگنا سستا سودا ہے

لہٰذا یہاں جس نے جس کو ستایا ہے اس کا دنیا ہی میں حق ادا کر دو معاف کرا لو ورنہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا حق دلائیں گے۔ اب دوکان میں بیٹھے ہوئے ہیں زبان چل رہی ہے کہ فلاں صاحب میں یہ خرابی ہے فلاں بے وقوف ہے اسی کا نام غیبت ہے۔ پیٹھ پیچھے کسی کی بُرائی بیان کرنا غیبت ہے۔ یہ شخص

اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہا ہے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا کیا تم کو یہ بات پسند ہے کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ وہ تو بے چارہ وہاں موجود نہیں ہے کہ اپنا دفاع کر سکے مثل مردہ کے ہے -

غیبت زنا سے اشد کیوں ہے؟

غیبت زنا سے زیادہ اشد ہے صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ غیبت زنا سے زیادہ سخت کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی زنا کرلے پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول ہے جس سے زنا کیا ہے اس سے جاکر معافی مانگنا ضروری نہیں بلکہ جائز ہی نہیں کیونکہ اگر جاکر اس سے کہے کہ ذرا میں آپ سے معافی مانگنے آیا ہوں تو اس کو اور ندامت ہوگی اور اس کی رسوائی اور بدنامی کا اندیشہ ہے -زنا حق العباد نہیں ہے آہ! اللہ تعالیٰ کا احسان ہے بندوں پر کہ ہماری آبرو کی کیا حفاظت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے غلاموں کی عزت رکھ لی کہ اس کو حق العباد نہیں رکھا بلکہ اس گناہ کو اپنے حق میں شامل فرمایا کہ بس کہہ دو کہ یا اللہ جو مجھ سے یہ گناہ کبیرہ ہوگیا یا آنکھوں سے نامحرم عورتوں کو دیکھا ان سب گناہوں سے معافی چاہتا ہوں تو معاف ہو جائے گا- بندوں یا بندیوں سے جاکر اس معاملہ میں یہ کہنا نہیں پڑے گا کہ مجھے معاف کردو - لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ غیبت ایسی چیز ہے کہ جس کی غیبت کی گئی اس سے جاکر معافی مانگنی پڑے گی بشرطیکہ اس کو خبر لگ جائے مثلاً کوئی گجرات میں ہے یا ڈابھیل میں ہے اس کی یہاں کسی نے غیبت کی تو اگر اسے خبر نہیں ہے تو اس سے جاکر معافی مانگنا لازم نہیں ہے- یہ حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ

علیہ کی تحقیق ہے کہ جس کی آپ نے غیبت اور بُرائی کی ہے اس کو اگر خبر نہیں ہے تو اس سے جا کر معافی مانگنا لازم نہیں۔ تو پھر کیا کرے؟ اس کے لئے یہیں سے مغفرت مانگو کچھ پڑھ کر بخش دو، مشکوٰۃ شریف میں کفارۂ غیبت میں یہ روایت ہے کہ یوں کہے ان یغفر اللہ لی و لہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی معاف کرے اور اس کو بھی معاف کر دے یعنی اس کی مغفرت کی بھی دعا کرے کہ جس کی ہم نے بُرائی کی ہے یا سُنی ہے اے اللہ معاف کر دیجئے۔ بُرائی کرنا اور سُننا دونوں حرام ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ جس نے کسی کی بُرائی سُنی اور کچھ نہیں بولا گونگے کی طرح بیٹھا رہا ادرکہ اللّٰہ فی الدنیا و الآخرۃ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں عذاب دے گا۔ جب کسی کی غیبت ہو رہی ہو اس وقت خاموشی حرام ہے۔ اس سے کہو کہ آپ غیبت نہ کیجئے مجھے تکلیف ہو رہی ہے مجھے گناہ میں مبتلا نہ کیجئے۔ اس کا دفاع کرو یا اس کی تعریف کرو کہ وہ اچھے آدمی ہیں۔ اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کا دفاع کیا اور اس کی غیبت کو روک دیا اللہ تعالیٰ اس کا اجر اس کو دنیا میں بھی دیں گے اور آخرت میں بھی دیں گے اور جس نے غیبت کرنے والے کی ہاں میں ہاں ملائی کہ ہاں ہاں مجھ کو بھی یہی ڈاؤٹ (شک) ہے، ٹھیک کہتے ہو یار یہ تو میں نے بھی دیکھا ہے کہ اس کے اندر یہ خرابی ہے ہاں میں ہاں ملائی اور اس کا دفاع نہیں کیا تو ادرکہ اللّٰہ تعالیٰ فی الدنیا و الآخرۃ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں عذاب دے گا اور اگر دفاع کی قدرت یا ہمت نہیں تو اس مجلس سے اٹھ جائے جہاں غیبت ہو رہی ہے لہٰذا روزانہ اللہ تعالیٰ سے یوں کہیے کہ یا اللہ مخلوق کا کوئی حق ہم نے مارا ہو، کسی کی غیبت کی ہو، یا غیبت سنی ہو یا ان کو بُرا

بھلا کہا ہو تو یہ جو میں صبح و شام تینوں قل پڑھتا ہوں اس کا ثواب ساری اُمت کو دے دیجئے یعنی جن جن کے حق ہمارے اوپر ہیں ان کو اس کا ثواب دے دیجئے تا کہ قیامت کے دن آپ ان کو ہم سے راضی کر دیں تو ان شاء اللہ یہ تینوں قل والا وظیفہ آپ کو مخلوق کے شر سے بھی بچائے گا اور ساتھ ساتھ بندوں کا حق بھی ادا ہوتا رہے گا- منشا یہ ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جب تک اس کو اطلاع نہیں ہوئی تو جس مجلس میں غیبت کی ہے ان لوگوں کے سامنے اپنی نالائقی کا اعتراف کرے کہ ہم سے بڑی نالائقی ہوئی اگر ان میں ایک عیب ہے تو سیکڑوں خوبیاں بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور اس کو ایصال ثواب کریں اور جو اہل حقوق ہیں ان سے جا کر معافی مانگ لو بشرطیکہ اس کو آپ کی غیبت کی اطلاع ہو گئی ہے اور اگر اطلاع نہیں ہے تو خواہ مخواہ جا کر اس کا دل خراب مت کرو- اس بے چارہ کو خبر بھی نہیں ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ مجھے معاف کر دیجئے میں نے کل آپ کی غیبت کی تھی -اس سے اس بے چارے کو اذیت ہو گی-

روزانہ صبح و شام تینوں قل پڑھ کر یوں دعا کیا کیجئے کہ اے اللہ اس کا ثواب ان لوگوں کو عنایت فرمایئے جس کا میں نے کوئی حق مارا ہو بُرا بھلا کہا ہو غیبت کی ہو کسی قسم کا بھی حق ہو تا کہ قیامت کے دن یا اللہ ہم پر کوئی مقدمہ نہ دائر کر دے اور ثواب ان کو دے کر ان کو ہم سے راضی کر دیجئے اس طرح ان شاء اللہ آپ جنت کے راستہ پر آجائیں گے کیونکہ جنت اس وقت ملے گی جب اللہ کے حقوق میں بھی معافی ہو جائے اور بندوں کے حقوق میں بھی معافی ہو جائے-

آخر میں دعا فرمائی کہ اے اللہ ہمارے لئے سب سے بڑی دولت یہ ہے

کہ آپ ہم سے راضی اور خوش ہو جائیں اور یا اللہ تمام گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق نصیب فرما اللہ والی زندگی نصیب فرما ہم سب کو یا اللہ اولیاء کے زمرہ میں داخل فرما یا اللہ جو کام بھی دین کا ہو اس کو قبول فرما ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و اٰلہٖ و صحبہٖ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین -

مومن کی دلجوئی بہت بڑی عبادت ہے

حضرت والا صبح جب سیر کے لئے تشریف لے گئے تو کینیڈا سے کئی بار ایک صاحب کا فون آیا جو حضرت والا سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے فون پر کہا تھا کہ میں دوبارہ دو بجے فون کروں گا - حضرت والا ظہر کی نماز پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے - دو بجنے والے تھے تو فرمایا کہ فون آنے دو بعد میں کھانا کھائیں گے - اس اثناء میں حافظ داؤد صاحب ایک شخص کو لے کر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ یہ میرے دوست ہیں آج کل کچھ پریشان ہیں دعا چاہتے ہیں حضرت والا نے فوراً دعا کے لئے ہاتھ اُٹھادیے اور دعا فرمائی اور دعا کے بعد ان صاحب سے فرمایا کہ بعد میں بھی دعا کروں گا اور سب حاضرین سے فرمایا کہ جب کوئی دعا کے لئے فرمائش کرے تو ایک دعا فوراً کر دیا کرو اس سے اس کا دل خوش ہو جائے گا کیونکہ مومن کے دل میں خوشی داخل کرنا بہت بڑی عبادت ہے - مرقاۃ میں ہے ادخال السرور فی قلب مومن خیر من عمل الثقلین یہ دعا حاضرانہ ہے اور بعد میں غائبانہ دعا بھی کرو کہ وہ اسرع الاجابۃ ہے اِنَّ اسرع الدعا اجابۃ دعوۃ غائب لغائب (ابوداؤد)

کینیڈا کے فون پر نصیحت

کینیڈا سے تقریباً ہر ہفتہ حضرت والا کے ایک متعلق کلیم صاحب کا فون آتا ہے اور وہ حضرت والا کی نصیحت فون پر ٹیپ کر لیتے ہیں پھر وہاں سے امریکہ بھیجتے ہیں اور وہاں حضرت شیخ الحدیث صاحب کے خلیفہ ہیں ان کو بھی کیسیٹ بھیجتے ہیں۔ کراچی فون کر کے انہوں نے یہاں ری یونین کا فون نمبر حاصل کیا اور دو بجے ان کا فون آیا تو حضرت مرشدی دامت برکاتہم نے ان کو فون پر یہ نصیحت فرمائی کہ جو سانس اور جو لمحہ اور جو وقت اللہ کی یاد میں یا اللہ والوں کی صحبت میں گذر جائے یہ ہے بس تمہاری زندگی اور اصلی دولت اور جس کو عام لوگ دولت سمجھتے ہیں اس کے لئے شرط ہے کہ وہ اگر اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال ہو تو ٹھیک ہے ورنہ وبال ہے لہٰذا اتنا زیادہ دنیا سے دل نہ لگاؤ کہ ہر وقت بس دوکان دیکھ رہے ہیں ہر وقت فرینک یا ڈالر گن رہے ہیں کیونکہ جس وقت روح نکلے گی اور جنازہ جائے گا اس وقت بتاؤ تمہارے پاس کیا کیا رہے گا؟ قبرستان کس شاندار موٹر سے جاؤ گے یا آدمیوں کے کندھوں پر جاؤ گے، کتنی کاریں، کتنی بلڈنگیں، کتنے ٹیلیفون قبر میں جائیں گے کتنے خادم جائیں گے کتنے ہاتھ چومنے والے جائیں گے -یہ نہ سمجھئے کہ میں آپ ہی کو کہتا ہوں میں اپنا علاج بھی کرتا رہتا ہوں کہ اختر سوچ کہ ایک دن تو قبر میں اُتارا جائے گا تو کوئی یار کوئی مرید کوئی ہاتھ چومنے والا وہاں نہیں ہوگا لہٰذا اللہ تعالیٰ کو خوش کر لیا تو سمجھ لو کہ تم کامیاب ہو ورنہ مرید نہ خادم کوئی ساتھ جانے والا نہیں ہاں اللہ کے لئے اگر یہ تعلق ہے تو ہمارے لئے ثواب ہے لیکن ذریعہ مقصود کو مقصود کا درجہ مت دو - مقصود اللہ کو راضی کرنا

ہے۔ یہ جو دین کی خدمت کر رہا ہوں یہ سب ذریعہ مقصود ہے، اللہ کو راضی کرنے کے یہ ذرائع ہیں لیکن اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائیں۔ لہٰذا اپنی زندگی سے ہوشیار ہو جاؤ ایک دن جنازہ قبر میں جانے والا ہے قبرستان جانا ہے۔

لہٰذا اللہ کی یاد اللہ کی محبت کے ساتھ اللہ والوں کی صحبت بھی ضروری ہے کیونکہ ان ہی کے ذریعہ سے اللہ کی محبت ملتی ہے بس جو لمحہ جو سانس اللہ کی یاد میں گذر جائے اور جو اہل اللہ کی صحبت میں گذر جائے اس کو بادشاہوں کے تخت و تاج سے زیادہ قیمتی سمجھئے جو ہمارے کفن کے ساتھ کام دے گا۔ ورنہ اگر کوئی شخص کروڑ پتی ہے، بادشاہ ہے لیکن جب اس کا جنازہ قبر میں اُترے گا تو کون سا جنازہ کامیاب رہے گا؟ جس نے خوب مال کمایا لیکن اللہ کو ناراض کیا یا وہ جنازہ کامیاب رہے گا جس نے اللہ کو خوب یاد کیا اور اللہ کو راضی کر لیا۔ بس حاصل زندگی وہ سانس ہے جس میں بندہ اللہ کو راضی کرلے۔ میرے دو شعر ہیں ؎

وہ لمحہ حیات جو تجھ پر فدا ہوا
اس لمحہ حیات پہ اختر فدا ہوا
وہ میرے لمحات جو گذرے خدا کی یاد میں
بس وہی لمحات میری زیست کا حاصل رہے

معاملات و تجارت میں بھی شریعت کی پابندی کی تاکید

کل بعد عشا اعلان ہوا تھا کہ روزانہ بعد عشا مجلس ہوا کرے گی۔ لہٰذا آج حضرت والا سے تعلق رکھنے والے کچھ علماء حضرات خانقاہ میں جمع ہو گئے۔

ارشاد فرمایا کہ مال بھی حلال طریقہ سے کمانا چاہئے ہم مسجد میں بھی اللہ کے غلام ہیں، بازار اور دوکان میں بھی اللہ کے غلام ہیں۔ یہ نہیں کہ مسجد میں اللہ کے بندے ہیں اور دوکان پر طوق غلامی اُتار کر پھینک دیا۔ لہٰذا جو حجام داڑھی مونڈتا ہے اس کی روزی حلال نہیں۔ داڑھی مونڈنا حرام ہے اور ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے بعض لوگ داڑھی رکھتے ہیں لیکن تھوڑی تھوڑی رکھتے ہیں ذرا ذرا سی۔ ان سے عرض کرتا ہوں کہ ایک مٹھی رکھنے کا ارادہ کر لیجئے تینوں طرف ایک مشت ہو پھر ان شاء اللہ داڑھی بہت خوبصورت معلوم ہو گی۔ لہٰذا اللہ کو ناراض کر کے روزی نہ کمایئے۔ اسی طرح سے جو فوٹو گرافی کرتا ہے اور فوٹو بیچتا ہے اس کی آمدنی بھی صحیح نہیں جس چیز سے اللہ ناراض ہو وہ چیز اپنی دوکان میں نہ رکھو۔ چٹنی روٹی کھالو ان شاء اللہ پیٹ پر پتھر نہیں باندھیں گے۔ صحابہ پیٹ پر پتھر باندھتے تھے۔ صحابہ نے نعمتیں کم کھائیں عبادت زیادہ کی۔ ہم نعمتیں رات دن کھا رہے ہیں اور عبادت کم کر رہے ہیں۔ ہماری نعمتیں زیادہ اور شکر کم ہے ان کی نعمتیں کم تھیں شکر زیادہ تھا۔ آج کل لوگ کہتے ہیں کہ صاحب اگر ہم یہ نہیں کریں گے تو آمدنی کم ہو جائے گی مثلاً دکان پر ٹی وی نہیں رکھیں گے تو گاہک کم آئیں گے میں کہتا ہوں کہ بھائی تھوڑی سی کم پر راضی رہو۔ پوچھو علماء سے کہ کیا کیا چیزیں حرام ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ حلال میں اللہ تعالیٰ برکت دیں گے۔ اگر مان لیجئے حرام سے ایک لاکھ فرینک زیادہ کما لیا اور گردہ بیکار ہو گیا تو سب حرام ہسپتال نکال لے گا۔ ایسی بلائیں آتی ہیں کہ سارا عیش و سکون و آرام چھن جاتا ہے۔ بس آرام اور چین اللہ کو راضی رکھنے میں ہے۔

کثرت ذکر سے کیا مراد ہے؟

ارشاد فرمایا کہ کثرت ذکر سے مراد یہ ہے کہ پورا جسم یعنی قالب و قلب ہر وقت خدا کی یاد میں رہے - کوئی عضو کسی وقت نافرمانی میں مبتلا نہ ہو، کان سے کسی وقت نافرمانی نہ ہو، غیبت نہ سنے، ساز و موسیقی نہ سنے، آنکھوں سے کسی نامحرم عورت کو نہ دیکھے، اگر نظر پڑ جائے فوراً ہٹالے اور اگر ذرا دیر ٹھہرالے تو فوراً اللہ سے معافی مانگ لے. دل میں گندے خبیث خیالات نہ لائے یعنی ہمہ وقت اس کی ہر سانس خدا پر فدا ہو اور ایک سانس بھی وہ اللہ کو ناراض نہ کرے اور اگر کبھی خطا ہو جائے تو رو رو کر اللہ کو راضی کرے اس کا نام ہے کثرت ذکر - یہ نہیں کہ تسبیح ہاتھ میں ہے اور عورتوں کو دیکھ رہے ہیں - کوئی کرچین گاہک آگئی ٹانگ کھولے ہوئے زبان پر سبحان اللہ اور نظر ہے اس کی ٹانگ پر - یہ ذکر نہیں ہے کہ زبان پر اللہ اللہ اور جسم کے دوسرے اعضا نافرمانی میں مشغول - اگر جسم کا ایک عضو بھی نافرمانی میں مبتلا ہے تو یہ شخص ذاکر نہیں ہے - ذکر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری کا نام ہے -

بدعت کی تعریف

آج مجلس میں جب حضرت مرشدی دامت برکاتہم تشریف لائے تو فرش پر تشریف فرما ہوئے جس سے احباب ٹھیک سے نظر نہیں آرہے تھے تو حضرت والا نے کرسی منگائی اور فرمایا کہ فرش سے آپ لوگوں کی زیارت نہیں ہو پارہی تھی تو آپ کو دیکھ کر دل میں خوشی امپورٹ یعنی درآمد کرنے کے لئے

کرسی پر بیٹھا ہوں اور کرسی پر بیٹھنا بھی سنت ہے۔ امام بخاری نے تو باب الجلوس علی الکراسی ایک مستقل باب قائم کیا تاکہ کوئی اس کو بدعت نہ کہے۔ آج کل تو ہر چیز کو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ اگر پوچھو کہ دلیل کیا ہے؟ کہیں گے کہ یہ حضور ﷺ کے زمانے میں نہیں تھی۔ آپ ﷺ کے زمانہ میں فریج نہیں تھا، ریل نہیں تھی، ہوائی جہاز نہیں تھا، غرض ہر وہ چیز جو اس زمانہ میں نہ ہو وہ ان کے نزدیک بدعت ہے۔ ایک عالم نے جواب دیا کہ پھر تو آپ خود بھی بدعت ہیں کیونکہ آپ بھی تو اس وقت نہیں تھے۔ اس لئے ہمارے حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بدعت کی تعریف ہے احداث فی الدین یعنی دین کے اندر نئی باتیں ایجاد کرنا جس نئے کام کو ہم دین سمجھ کر کریں جیسے لاؤڈ اسپیکر کو دین سمجھ لیں یا سنت سمجھ لیں تو لاؤڈ اسپیکر بدعت ہو جائے گا، گھڑی کو دین سمجھ لیں تو گھڑی بدعت ہو جائے گی لیکن احداث للدین بدعت نہیں ہے یعنی دین کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہو رہا ہے تاکہ دین کی باتیں پھیلیں دین پھیلانے کے لئے اسباب حاضرہ کو اختیار کرنا یہ احداث للدین ہے اور بدعت احداث فی الدین ہے یعنی دین میں کوئی نئی بات پیدا کرنا اور کسی نئے کام کو دین سمجھ کر کرنا بدعت ہے۔

لطیفۂ ناصحانہ

اسی وعظ کے دوران فرمایا کہ ایک بزرگ کا قول ہے اعمل للدنیا بقدر مقامك فیها و اعمل للآخرة بقدر مقامك فیها دنیا کے لئے اتنی محنت کرو جتنا یہاں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنی محنت کرو جتنا وہاں رہنا ہے

لہٰذا ہر وقت یہ بیلنس نکالتے رہو کہ دنیا کے لئے کتنی محنت کرنی چاہئے اور آخرت کے لئے کتنی محنت کرنی چاہئے اور جو یہ بیلنس نہیں نکالتا وہ بیل ہوتا ہے۔ بیلنس کے اندر بیل موجود ہے جو بیلنس نہیں نکالے گا بیل ہو جائے گا۔

حضرت اقدس کے اس لطیفے سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔

۲۲ اگست ۹۳ء بروز اتوار

بمقام خانقاہ امدادیہ اشرفیہ سینٹ پیر صبح ۱۱ بجے

رات بیان کے بعد بعض حضرات نے خواہش ظاہر کی تھی کہ کل صبح اتوار ہے چھٹی ہے اگر صبح بھی مجلس ہو جائے تو بہت اچھا ہے۔ حضرت والا نے منظور فرمالیا چنانچہ صبح گیارہ بجے بہت سے علماء حضرات جن میں اکثر حضرت والا سے تعلق رکھتے ہیں خانقاہ میں تشریف لائے۔

بجلی کے اسراف پر استغفار

حضرت والا اپنے کمرے سے خانقاہ تشریف لائے تو دیکھا کہ بجلی کی ٹیوب لائٹ جل رہی ہے فرمایا کہ روشنی بجھا کر دیکھئے اگر ضرورت محسوس ہو تو دوبارہ جلالیں گے ورنہ استغفار کریں گے۔ چنانچہ روشنی بجھانے سے معلوم ہوا کہ ضرورت نہیں تھی۔ فرمایا کہ ہم سب کو چاہئے کہ استغفار کریں ربنا اغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے اور اسراف سے بچائے۔ بعض وقت روشنی کی ضرورت نہیں ہوتی آدمی سمجھتا ہے کہ ضروری ہے اس کا معیار یہی ہے کہ بجھا دو پھر دیکھو کہ ضرورت ہے یا نہیں۔ اگر ضرورت

ہو تو دوبارہ جلالو۔ بجھانے کے بعد پتہ چلا کہ اس وقت ضرورت نہیں تھی لہٰذا اتنی دیر تک جو بجلی کا استعمال ہوا اس سے استغفار کرنا چاہئے کیونکہ اسراف کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے ربنا اغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا۔

نوٹ:۔قطب زمانہ عارف باللہ حضرت مرشدی و مولائی اطال اللہ بقائھم و فیوضہم کی یہ خاص شان ہے کہ ہمہ وقت ان باریک باتوں پر نظر ہوتی ہے۔ایک ذرہ برابر کوئی بات حق تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہوتی ہے تو حضرت والا کی طبع مبارک پر فوراً گراں ہوتی ہے جبکہ حضرت والا کے قلب مبارک پر عشق و مستی و جذب کا غلبہ ہے لیکن محبوب حقیقی کی رضا کا اہتمام سب احوال پر غالب ہے اور یہ ہر کس و ناکس کے بس کا کام نہیں ہے ؎

درکف جام شریعت درکف سندان عشق

ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

خاندان و قبائل کا مقصد تعارف ہے نہ کہ تفاضل و تفاخر

آج حضرت والا نے مجلس کے دوران یہ آیت پڑھی انا خلقنا کم من ذکر و انثیٰ و جعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا حق سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا یعنی بابا آدم علیہ السلام اور مائی حوا علیہا السلام سے وجعلنا کم شعوبا و قبائل اور ہم نے تم کو مختلف خاندانوں میں تقسیم کر دیا لیکن یہ تقسیم تفاخر کے لئے نہیں بلکہ اس کا مقصد ہے لتعارفوا تاکہ تم کو ایک دوسرے کا تعارف حاصل ہو سکے۔لیکن ہم لوگوں نے بجائے تعارف کے تفاضل اور تفاخر شروع کر دیا۔جو پٹیل ہے وہ کہتا

ہے کہ ہمارے مقابلہ میں سب گھٹیل ہیں یعنی گھٹیا ہیں کوئی لمبات ہے کوئی گنگات ہے۔اس آیت سے یہ مسئلہ نکلا کہ اپنے خاندان پر اپنی برادری پر اپنے القاب پر فخر کرنا نادانی ہے جو مقصد تعارف کے خلاف ہے۔اس وقت مجھے بس یہ تھوڑی سی نصیحت کرنی ہے کہ لتعارفوا کا خیال رکھئے۔تفاخر و تفاضل جائز نہیں کیونکہ تفریق شعوب و قبائل سے اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے تعارف ہو جائے کہ فلاں خاندان سے ہے، وہ فلاں قبیلہ سے ہے۔ خاندان و قبائل سبب عزو شرف نہیں ہیں۔پھر عزت و شرف کس چیز میں ہے آگے ارشاد فرماتے ہیں ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز وہ ہے جو زیادہ تقویٰ اختیار کرتا ہے۔جو جتنا زیادہ متقی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا ہی زیادہ معزز ہے۔

تقویٰ کی تعریف

ارشاد فرمایا کہ تقویٰ کی تعریف کیا ہے؟ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں ان پر عمل کرنا اور جن باتوں سے ناراض ہوتے ہیں ان سے بچنا۔ امتثال اوامر اور اجتناب عن النواہی کا نام تقویٰ ہے۔دیکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس بات سے خوش ہوتے ہیں اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کس بات سے خوش ہوتے ہیں۔ایک تو ہماری خوشی ہے اور ایک اللہ اور رسول کی خوشی ہے جو اپنی ناجائز خوشی کو خوشی خوشی چھوڑ دے یعنی وہ اپنی خوشی کو اللہ و رسول کی خوشی پر قربان کردے تو سمجھ لو کہ وہ متقی ہو گیا، اللہ کا ولی ہو گیا۔

حصول ولایت کے تین نسخے

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ولایت ہمارے اکابر کی تحقیق میں تین عمل سے حاصل ہوتی ہے:-

(۱) صحبت صالحین یعنی اللہ والوں کی صحبت - بہت سے لوگوں نے بہت عبادت کی لیکن صحبت نبی سے مشرف نہ ہونے سے صحابی نہ ہو سکے - صحابی وہ ہوئے جو نبی ﷺ کے صحبت یافتہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کا ولی بننے کا سب سے پہلا نسخہ ہے یاایھاالذین اٰمنوا اتقواللہ اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو لیکن تقویٰ کے حصول کا طریقہ کیا ہے و کونوا مع الصادقین یہاں صادقین معنی میں متقین کے ہے - صادق اور متقی دونوں میں نسبت تساوی ہے قرآن پاک میں دونوں لفظ ایک ہی مفہوم میں استعمال کئے گئے ہیں اور یہ میرے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب کی تحقیق ہے - اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اولئک الذین صدقوا و اولئک هم المتقون معلوم ہوا کہ جو صادق ہے وہ متقی ہے اور جو متقی ہے وہ صادق ہے اسی لئے ہمارے بزرگوں نے کونوا مع الصادقین کا ترجمہ کونوا مع المتقین سے فرمایا ہے - یعنی اہل تقویٰ کی صحبت میں رہو تاکہ ان کے قلب کا تقویٰ تمہارے قلب میں منتقل ہو جائے - علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ والوں کے پاس کتنے دن رہو، اس کی کیا حد ہونی چاہئے؟ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اس مفسر عظیم کو فرماتے ہیں ای خالطوا هم لتکونوا مثلهم یعنی اللہ والوں کے ساتھ اتنا رہو کہ ان ہی جیسے ہو جاؤ یعنی گناہ سے بچنے میں، نظر بچانے میں ان

ہی جیسے ہو جاؤ۔ جیسے وہ گناہ سے بچتے ہیں ایسے ہی تم بھی بچنے لگو مثلاً راستہ میں کوئی جارہا ہے کوئی نامحرم لڑکی سامنے آگئی اب اگر وہ نظر بچاتا ہے تو بزرگوں کی صحبت کا اس کو صحیح انعام مل گیا اور یہ لتکونوا مثلھم ہو گیا، مثل شیخ کے اس کو تقویٰ حاصل ہو گیا۔

اللہ والا بننے کی شرط اول اخلاص کے ساتھ اللہ والوں کی صحبت ہے۔ دعا کرلیں کہ اے اللہ صرف آپ کے لئے اس اللہ والے کی خدمت میں جارہا ہوں ان سے تو میرا کوئی خون کا رشتہ نہیں ہے، خاندانی رشتہ نہیں ہے، وہ میرا بزنس کا شریک نہیں ہے صرف آپ کے لئے جاتا ہوں آپ کی یہ نیت گھر سے نکلتے ہی آپ کے دل کو نور سے بھر دے گی۔

۲۔ ذکر اللہ کا التزام

اللہ والوں سے تھوڑا سا روح کی طاقت کا خمیرہ لے لیجئے یعنی ذکر پوچھ لیجئے۔ اس کے لئے مرید ہونا بھی ضروری نہیں۔ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ جو پیر یہ کہے کہ تم جب تک ہم سے مرید نہیں ہو گے ہم تم کو ذکر نہیں بتائیں گے وہ دنیادار پیر ہے۔ لہٰذا اللہ والوں سے اپنے خالق اور مالک کا نام لینا سیکھ لیجئے، ذکر کی برکت سے دل میں ایک کیفیت پیدا ہو گی جس سے گناہوں سے مناسبت ختم ہو جائے گی۔ جیسے قطب نما کی سوئی میں تھوڑا سا مقناطیس کا مسالہ لگا ہے اس کو کسی طرف کو گھماؤ وہ اپنا رخ شمال کی طرف کر لیتا ہے۔ ذکر اللہ کی برکت سے ہمارے دل کی سوئی میں نور کا ایک مسالہ لگ جائے گا پھر ساری دنیا کے گناہ آپ کو

اپنی طرف دعوت دیں تو دل قطب نما کے سوئی کی طرح کانپنے لگے گا اور جب تک توبہ کر کے اپنا رخ اللہ کی طرف صحیح نہیں کرے گا، بے چین رہے گا- ذکر کی برکت سے آپ کو ساری دنیا مل کر بھی گمراہ نہیں کر سکتی ان شاء اللہ-

۳- گناہوں سے بچنے کا اہتمام

اور اللہ والا بننے کا تیسرا نسخہ کیا ہے؟ گناہوں سے بچنے کا اہتمام- جو اسباب گناہ ہیں ان سے مکمل دوری اختیار کرو- اس کی دلیل ہے **تلک حدود اللہ فلا تقربوھا** جو اللہ کی حدود ہیں ان کے قریب بھی نہ رہنا- اللہ تعالیٰ ہمارے خالق ہیں ہماری کمزوریوں سے واقف ہیں کہ یہ عورتوں سے قریب رہے گا تو کب تک بچے گا، اگر عورت کو پی اے رکھ لیا تو بغیر پٹے ہی پٹے رہے گا- لہٰذا اسباب گناہ سے بچنے کے لئے تھوڑا سا ہمت سے کام لینا پڑے گا، تھوڑا سا کم کھانا پڑے گا اس لئے کہ صحابہ کے پیٹ پر پتھر بندھے تھے ہمارے آپ کے پیٹ پر پتھر نہیں بندھے ہیں- اگر لڑکیوں کو نوکر رکھنے سے پچاس ہزار فرینک کماتے ہو تو تھوڑا سا کم کماؤ کیونکہ ان لڑکیوں سے مسلمانوں کا بھی ایمان خراب ہوگا اور تمہارا بھی- کیونکہ جب تنخواہ دو گے تو پھر شیطان پہنچے گا کہ تم تنخواہ دیتے ہو اور یہ تمہاری نوکر بھی ہے پھر کیوں نہ اس سے اور کوئی مزہ حاصل کرو- گمراہی کے وساوس آنے شروع ہو جائیں گے اور اگر آپ بچ بھی گئے کیونکہ آپ نے اللہ والوں کی صحبت اٹھائی ہے لیکن آئندہ آپ کی اولاد نہیں بچ سکتی- کل کو ہمارے نوجوان بچوں کے اخلاق ان کرسچین لڑکیوں کے ساتھ خراب ہو سکتے ہیں اس لئے اسباب گناہ سے خود بچئے اور اپنی اولاد کو بھی بچائیے- جو شخص یہ تین کام

کرلے گا ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ ہو جائے گا۔

اردو کو جاری کیجئے

اب ایک اہم مشورہ دیتا ہوں کہ یہاں اُردو کو جاری کیجئے۔ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے جن لوگوں کو عشق و محبت اور عقیدت ہے تو حکیم الامت نے ہندوستان کے مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ چونکہ ہمارے دین کا سارا ذخیرہ اُردو میں ہے لہٰذا اپنے بچوں کو اُردو پڑھاؤ تاکہ وہ دین کی کتابیں پڑھ سکیں۔ اور اس سے اُن میں اور ہندوؤں میں فرق بھی رہے گا جب وہ اُردو بولے گا تو سمجھے گا کہ ہاں ہم ہندو نہیں ہیں۔ اسی طرح آپ اگر یہاں بچوں کو اردو پڑھائیں اور یہ جب آپس میں اردو بولیں گے تو ان کو احساس ہو گا کہ ہم میں اور کرسچین میں فرق ہے۔ زبان کا بھی فرق ہے کیونکہ کرسچین لڑکے آپس میں فرنچ بول رہے ہیں اور ہم اُردو بول رہے ہیں جہاں ضرورت ہو وہاں فرنچ بولئے لیکن گھر میں اردو بولئے اور بچوں کو اردو سکھانا لازم کرلیجئے۔ اتنی اُردو تو آجائے کہ اگر کوئی عالم آپ کے ملک میں آئے تو اس کی تقریر سمجھ سکیں، بہشتی زیور پڑھ سکیں دین کی کتابوں سے استفادہ کرسکیں۔ ہمارے دین کا سارا ذخیرہ اُردو میں ہے۔ کہاں تک ترجمہ کروگے اور ترجمہ میں وہ بات نہیں آسکتی اس لئے عرض کررہا ہوں کہ اپنے دینی مدارس میں اُردو کو لازم کرلیں۔ حکیم الامت پر اعتماد رکھئے ان شاء اللہ آپ گھاٹے میں نہیں رہیں گے۔ آپ کی آئندہ نسل گمراہ ہونے سے بچ جائیگی ورنہ و من یرتد منکم عن دینہ الخ کی آیت دیکھ لیجئے جنہوں نے یہود و نصاریٰ سے موالات

یعنی دوستی کی وہی لوگ دین سے مرتد ہوئے فان موالات الیھود والنصاری تورث الارتداد روح المعانی کی عبارت پیش کررہا ہوں کہ صحابہ کے زمانہ میں جن لوگوں نے یہود و نصاریٰ سے ربط وضبط کررکھا وہی لوگ مرتد ہوگئے۔ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے دین کی حفاظت، ہماری تہذیب، ہماری ثقافت، ہمارا کلچر، ہمارا معاشرہ اُردو کی برکت سے محفوظ ہوجائے گا اور بہتر تو یہ ہے کہ عربی بھی پڑھایئے عربی اور اُردو دونوں زبانیں اپنے بچوں کے لئے لازم کردیجئے۔

دعوۃ الی اللہ کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

اسی مجلس میں فرمایا کہ میں کوئی مضمون پہلے سے نہیں سوچتا صرف دعا کرتا ہوں۔میرے شیخ شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ تقریر یا وعظ سے پہلے دو رکعت حاجت پڑھو اور سات مرتبہ رب اشرح لی صدری و یسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی اور یہ اسم اعظم بھی بتایا تھا اللّٰھم انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہٗ کفواً احد حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اس کو پڑھ کر دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو رد نہیں فرمائیں گے۔فرمایا کہ اس کے بعد دعا کرے کہ یا اللہ اپنے نام کی برکت سے اور ہمارے ان بزرگوں کے صدقہ میں جن کا ہم نے دامن پکڑا ہے وہ مضامین بیان کرادیجئے جو آپ کے بندوں کے لئے مفید ہوں۔اس لئے دعا کرکے بیٹھتا ہوں کہ اے اللہ میرے دل و جان کو اور آپ کے دل و جان کو اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک سے ایسا چپکالیں کہ ساری دنیا کے حسین، ری یونین کی کرسچین لڑکیاں، بادشاہت اور سلطنت و تجارت کوئی چیز

بھی ہمیں آپ سے ایک اعشاریہ الگ نہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ کی بندگی کا طریقہ

ارشاد فرمایا کہ دیکھو بچہ اپنی ماں سے چپٹا ہوتا ہے اور کوئی اس کو ماں سے کھینچنے لگے تو بچہ کیا کرتا ہے ؟ماں سے اور زیادہ لپٹ جاتا ہے میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی بندگی سکھا رہا ہوں خدائے تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائے۔ بچہ ماں کی گود میں ہوتا ہے لیکن جب دیکھتا ہے کہ کوئی ادھر سے کھینچ رہا ہے کوئی ادھر سے کھینچ رہا ہے تو ماں کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اور زور سے لپٹ جاتا ہے۔ بازاروں میں اللہ کو زیادہ یاد کرو کہ وہاں اللہ سے دور کھینچنے والے اسباب زیادہ ہیں لہٰذا اللہ میاں سے اور زیادہ چپٹ جاؤ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ کے بعد واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ہے جس سے معلوم ہوا کہ بازاروں میں جہاں اللہ سے غفلت کے اسباب زیادہ ہیں اللہ کو زیادہ یاد کرو تاکہ تمہیں کوئی اللہ سے جدا نہ کر سکے۔ جس طرح بچہ کو اگر کوئی اور زیادہ طاقت سے کھینچنا شروع کردے تو بچہ ڈرتا ہے کہ یہ تو اب مجھے لے ہی جائے گا، اماں سے جدا کردے گا تو اماں سے کہتا ہے کہ اماں اب مجھے بچاؤ، مجھ میں آپ سے لپٹنے کی جو طاقت تھی میں نے پوری خرچ کردی ،اپنے دونوں ہاتھ آپ کی گردن میں ڈال دیئے اور پوری طرح میں آپ سے چپک گیا ہوں لیکن جو غنڈا مجھے کھینچ رہا ہے اس کی طاقت اب اتنی زیادہ ہے کہ میرے ہاتھ اب آپ کے دامن سے اور آپ کی گردن سے الگ ہو جائیں گے لہٰذا اب آپ مجھے بچایئے اسی طرح جب

تک آپ کی ہمت ہے ہمت استعمال کریں، جب دیکھیں کہ اب شیطان و نفس نے بہت زوروں سے دبالیا اور گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا تو اپنے اللہ سے رونا شروع کر دیجئے کہ یا رب العالمین میری جتنی طاقت تھی میں نے استعمال کر لی - اب ہم بچ نہیں سکتے اب آپ ہی اپنی مدد بھیج دیجئے جیسے بچہ ماں سے کہتا ہے کہ اب آپ مجھے لپٹا لیجئے تو پھر ماں اس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر سینہ سے چپکا لیتی ہے اور دوسرا درجہ یہ ہے کہ اپنی ٹھوڑی کو اس کے سر پر رکھ دیتی ہے اور پھر آخر میں دوپٹے سے اس کو چھپا لیتی ہے تاکہ کوئی ظالم دیکھے ہی نہیں - یہ ہے غشیتھم الرحمۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ایسے ہی ڈھانپ لیتی ہے جب بندہ ان کو یاد کرتا ہے - جب آپ دو رکعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے روئیں گے اور حفاظت مانگیں گے کہ اے خدا میری جان کو میرے جسم کو ہر نافرمانی سے بچایئے تو اللہ تعالیٰ کی مدد آجائے گی ان شاء اللہ -

کمال عشق تو مر مر کے جینا ہے نہ مر جانا

ارشاد فرمایا کہ دنیا میں رہ کر اللہ والا رہنا ہی تو کمال ہے ورنہ جنگل میں جا کر فقیری لینا رہبانیت ہے جو اسلام میں حرام ہے کیونکہ یہ کوئی کمال نہیں کہ جنگل میں یا سمندر کے کنارے جا کر پڑ جانا جہاں کوئی عورت ہی نہیں صرف گھاس اور پیڑ ہوں تو کس چیز سے نظر بچاؤ گے یہ کوئی کمال ایمان نہیں ہے - کمال ایمان تو یہ ہے کہ مخلوق میں رہو، تعلقات کی کثرت پر اللہ تعالیٰ کی محبت غالب رہے

کمال عشق تو مر مر کے جینا ہے نہ مر جانا
ابھی اس راز سے واقف نہیں ہیں ہائے پروانے

اللہ والے مر مر کے جی رہے ہیں اور جی جی کے مر رہے ہیں - ایک صاحب نے پوچھا کیسا مزاج ہے میں نے کہا ؎

مر مر کے جی رہا ہوں جی جی کے مر رہا ہوں

کیا ہم بھی تارک سلطنت بلخ کا درجہ حاصل کر سکتے ہیں؟

ارشاد فرمایا کہ ہم آپ اپنی معمولی حیثیت کے باوجود سلطان ابراہیم بن ادھم کا مقام حاصل کر سکتے ہیں جب کہ ہمارے آپ کے پاس سلطنت بلخ نہیں - غیر سلطنت والوں کو سلطان ابراہیم ابن ادھم کا ترک سلطنت کا درجہ حاصل کرنے کا نسخہ آج بتانا چاہتا ہوں - مان لیجئے سڑکوں پر جاتے ہوئے اچانک بغیر ارادے کے کسی حسین لڑکی یا لڑکے پر نظر پڑ گئی اور اس کی صورت آپ کو اتنی پیاری معلوم ہوئی کہ اس کے انتہائی حسن و جمال نے آپ کے دل کو پاگل کر دیا اور اس کے حسن سے سر سے پیر تک بجلی گر گئی اور دل میں یہ حسرت پیدا ہوئی کہ کاش میں اس کو حاصل کر لیتا اگر میرے پاس سلطنت بلخ ہوتی اور میں سلطان بلخ ہوتا تو سلطنت کے بدلہ میں اس کو حاصل کر لیتا - جیسے ایک شخص نے اپنے معشوق سے کہا ؎

اگر اے ترک شیرازی بدست آری دل مارا
بخال ہندوت بخشم سمر قند و بخارا را

اے شیراز کے معشوق اگر تو میرے دل کو خوش کر دے تو تیرے چہرہ کے ایک تل کے بدلہ میں میں سمرقند و بخارا دے دوں گا۔ اس وقت کے بادشاہ نے اس شخص کو گرفتار کرالیا کہ میں نے سمرقند اور بخارا بڑی محنت سے حاصل کیا ہے ہزاروں شہادتیں ہوئی ہیں اور تو اپنے معشوق کے تل پر مفت میں دے رہا ہے جیسے ایک شخص ایک حلوائی کی دکان پر گیا جیب میں ایک پیسہ بھی نہیں تھا لیکن دکان پر جا کر اس نے ہاتھ اُٹھائے کہ اے خدا اس حلوائی کی دکان پر جتنی مٹھائی ہے سب کا ثواب میرے دادا کو پہنچے جب سے یہ مثل مشہور ہو گئی کہ حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ۔

لیکن اس حسن مجازی کی فنائیت دیکھئے کہ جب اس معشوق کی عمر زیادہ ہو گئی دانت منہ سے غائب ہو گئے گال پچک گئے آنکھوں پر گیارہ نمبر کا چشمہ لگ گیا اور تمام اعضاء بگڑ گئے اس وقت اس معشوق نے سوچا کہ چلو آج اپنے عاشق سے سمرقند و بخارا لے آئیں کیونکہ آج کل غریبی بھی ہے اور قرضہ بھی لد گیا ہے لہٰذا اس عاشق کے پاس چلو جو سمرقند اور بخارا دے رہا تھا۔ میں اس سے کہوں گا کہ بھائی تو دونوں نہ دے تو سمرقند ہی دے دے یا سمرقند نہ دے تو بخارا ہی دے دے۔ کیونکہ اس وقت میرا حسن زیادہ تھا تو دو ملک دے رہا تھا اب ایک ہی دے دے جب اس نے جا کر یہ کہا کہ آپ دونوں ملکوں کے بجائے صرف ایک دے دیں کیونکہ میں مقروض ہو گیا ہوں تو اس نے کہا کہ تمہارے حسن کا جغرافیہ ہی بدل گیا ہے لہٰذا اب میرے عشق کی تاریخ بھی بدل گئی۔

ادھر جغرافیہ بدلا ادھر تاریخ بھی بدلی
نہ ان کی ہسٹری باقی نہ میری مسٹری باقی

لہٰذا اب نہ میں سمرقند دے سکتا ہوں نہ بخارا۔ اس نے کہا کہ اچھا اگر آپ سمرقند و بخارا نہیں دے سکتے تو آلو بخارا ہی دے دیجئے سوچا کہ کچھ تو لے کر جاؤں تو اس نے کہا کہ اب آلو بخارا بھی نہیں دوں گا کیونکہ تجھے دیکھ کر تو مجھے بخار آرہا ہے تیرے حسن عارضی کی وجہ سے میری جماعت کی نمازیں بھی گئیں، تیرے حسن پر شعر کہتے کہتے میرے اوقات ضایع ہوئے اگر میں اس جوانی کو تقویٰ میں گذارتا تو عرش اعظم کا سایہ ملتا بخاری شریف کی حدیث ہے شاب افنا شبابہ و نشاطه فی عبادة ربہ وہ جوان جس نے اپنی جوانی کو اللہ پر فدا کر دیا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عرش کا سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس سایہ کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

یہ بات تو درمیان میں آگئی۔ میں عرض کر رہا تھا کہ کوئی ایسی شکل انسان کی زندگی میں نظر سے گذرے کہ دل تڑپ جائے کہ کاش سلطنت بلخ ہوتی تو اس سلطنت کو دے کر میں اس لڑکی سے شادی کر لیتا لیکن سلطنت ہے نہیں لہٰذا اب حرام کی لذت حاصل نہیں کروں گا، نہ دیکھوں گا نہ اس کی باتیں سنوں گا نہ اس سے گپ شپ لڑاؤں گا نہ اس کو خط لکھوں گا کسی درجہ میں ایک اعشاریہ بھی میں حرام لذت استیراد (درآمد) نہیں کروں گا۔ یہ محرمات مسروقہ مستوردہ واجب الاستغفار ہیں۔ لہٰذا بجائے اس کو دیکھنے کے اس نے آسمان کی طرف دیکھا کہ اے خدا اگر سلطنت بلخ ہوتی تو اس سلطنت کے بدلہ میں اس سے

نکاح کر لیتا لیکن میں آپ کے خوف سے اس صورت سے اپنی نظر کو بچا رہا ہوں جو میرے قلب میں متبادل سلطنت بلخ ہے۔ علماء حضرات سے پوچھتا ہوں کہ آپ ذرا اس مضمون کو غور سے سنئے اور بتایئے کہ اس شخص نے اللہ کے راستہ میں سلطنت بلخ دے دی یا نہیں۔ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ یہ شخص حشر کے میدان میں ان شاء اللہ تعالیٰ سلطان ابراہیم ادہم کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ غریبوں اور مفلسوں کو سلطان بلخ کا مقام حاصل کرنے کا یہ نسخہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو عطا فرمایا۔ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ جو لوگ مجاہدہ کر رہے ہیں اپنی آنکھوں کی حفاظت کر رہے ہیں خون تمنا پی رہے ہیں وہ شہیدوں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے یہ کیونکہ شہادت باطنی ہے اندر اندر ان کے دل کا خون ہوا ہے۔ جو لوگ نظر بچاتے ہیں ان سے پوچھئے کہ دل پر کیا گذرتی ہے۔

مناسبت نہ ہو تو دوسرے شیخ سے تعلق کرنا چاہئے

مجلس کے بعد حضرت والا اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے ایک صاحب نے عرض کیا کہ اگر جلدی میں کسی شیخ سے بیعت ہو جائے اور مناسبت نہ ہو۔ بعد میں کسی دوسرے شیخ سے مناسبت معلوم ہو تو کیا کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ اس راستہ میں نفع مناسبت پر موقوف ہے اور بدون مناسبت کے اس سے نفع نہیں پہنچ سکتا اور یہ اللہ تک نہیں پہنچ سکتا لہٰذا فوراً اس شیخ سے تعلق قائم کرے جس سے مناسبت ہے کیونکہ شیخ مقصود نہیں اللہ مقصود ہے لہٰذا شیخ بدل دے لیکن شیخ سابق کو اطلاع نہ کرے کیونکہ اس سے اس کو تکلیف ہوگی حسب سابق اس کی خدمت میں آنا جانا رکھے دعا بھی کرائے خدمت بھی کرے لیکن اصلاح کا تعلق

نہ رکھے-اصلاح وہیں کرائے جہاں مناسبت ہے-

سارا دن بیان اور ملاقاتوں سے حضرت اقدس دامت برکاتہم تھک گئے تھے- قبیل مغرب میزبان حضرات سیر کے لئے حضرت والا کو کار سے سینٹ پیر کے قریب سمندر کے اس کنارے پر لے گئے جہاں پہاڑ نما دیوار کے نیچے سمندر کا ساحل ہے- ساحل سے ذرا آگے ایک بہت بڑی چٹان مثل قالین کے سمندر کے اندر بچھی ہوئی ہے اور سفید جھاگ اڑاتی ہوئی سمندر کی موجیں جب اس کے اوپر سے گذرتی ہیں اور پوری چٹان ایک لمحہ کے لئے موجوں کے پانی میں چھپ کر پھر ظاہر ہوتی ہے تو یہ منظر عجیب دلفریب ہوتا ہے- سامنے سورج ڈوب رہا تھا اور سورج کی سنہرے رنگ کی ٹکیہ ایسے معلوم ہو رہی تھی کہ سمندر میں غرق ہو رہی ہے -

قرص خورشید در سیاہی شد
یونس اندر دہان ماہی شد

ترجمہ: سورج کا دائرہ تاریکی میں ڈوب گیا جس طرح حضرت یونس علیہ السلام کا آفتاب نبوت مچھلی کے بطن میں پوشیدہ ہو گیا تھا-

حق تعالیٰ کی قدرت قاہرہ اور شان خلاقیت میں تفکر

غروب کے بعد مغرب کی اذان دی گئی اور ہم لوگوں نے سمندر کے کنارے باجماعت نماز ادا کی- نماز سے فارغ ہونے تک سمندر کے اوپر آسمان پر تارے بکھر چکے تھے اور چاند بھی نکل آیا تھا- حضرت والا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی خلاقیت میں غور کرو کہ چوبیس ہزار میل کا یہ دنیا کا دائرہ اور آٹھ ہزار میل اس کا

قطر جس میں سمندر اور پہاڑ اور انسان سب لدے ہوئے ہیں بغیر تھونی کھمبے اور بغیر ستون کے فضاؤں میں معلق پڑا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی قدرت سے قائم کئے ہوئے ہیں اور چاند سورج اور بے شمار دوسرے سیارے جو اپنے حجم اور طول و عرض میں زمین سے کئی کئی گنا زیادہ ہیں سب یوں ہی فضاؤں میں تیر رہے ہیں کل فی فلک یسبحون حق تعالیٰ کی اس قدرت قاہرہ اور شان خلاقیت کو سوچو اور پھر اللہ کا نام محبت سے لو۔ایک تسبیح ذکر نفی واثبات اور ایک تسبیح اللہ اللہ کریں اور آخر میں دعا کر لیں کہ اس سارے نظام شمسی نظام قمری اور نظام ارضی کو آپ نے اپنی صفت قیومیت سے تھاما ہوا ہے اور میرا دل تو ایک چھٹانک کا ہے اس کو اپنی صفت قیومیت کے صدقہ میں دین پر استقامت عطا فرمادیجئے۔اس کو سنبھالنا آپ کے لئے کیا مشکل ہے جبکہ زمین و آسمان کو اور تمام ستاروں کو آپ نے سنبھالا ہوا ہے۔اس کے بعد حضرت والا کے ساتھ ہم سب لوگوں نے اس بلند ساحل پر جہاں سے سمندر نظر آرہا تھا ذکر کیا۔آخر میں حضرت والا نے دعا کرائی کہ اے خلاق عظیم پوری دنیا کو مع اس سمندر کے پانی کے اور پہاڑوں کے آپ نے بغیر ستونوں کے تھاما ہوا ہے۔ہم اگر ایک چھت بناتے ہیں تو انجینئر بتاتا ہے کہ اتنا لوہا اتنی سیمنٹ اور اتنا میٹیریل لگے گا ورنہ چھت بیٹھ جائے گی لیکن آپ نے بے شمار پانی اور پہاڑ زمین پر پیدا فرمادئے اور زمین معلق پڑی ہوئی ہے، کبھی نہ بیٹھی اور آپ کے یہ سورج چاند اور تارے دنیا سے بھی بڑے بڑے ہیں اور سب بغیر کسی سہارے کے قائم ہیں۔اے اللہ جب اتنی زبردست آپ کی طاقت ہے تو ہم ضعیف بندے آپ کی اس مخلوق کے سامنے مچھر کے پر

کے کروڑویں حصہ کے برابر بھی نہیں ہیں، ہماری اصلاح آپ پر کیا مشکل ہے، ہم سب کو صاحب نسبت بنا دیجئے - اے خالق شمس و قمر، اے خالق نجوم، اے خالق ارض و سماء اے خالق بحار و الجبال آپ کی یہ مخلوق عظیم ہے ہمارا دل ان کے مقابلہ میں کیا ہے اس کو سنبھالنا آپ کے لئے کیا مشکل ہے اس کو اللہ والا دل بنا دیجئے - دعا کے بعد عشاء سے قبل سب لوگ خانقاہ کے لئے روانہ ہو گئے

مجلس بعد عشا خانقاہ امدادیہ اشرفیہ ری یونین سینٹ پیر

کفار سے موالات و محبت سبب ارتداد ہے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے **یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء** اے ایمان والو یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست مت بنانا - علامہ آلوسی فرماتے ہیں ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی کرنے کو منع فرمایا اور اس کے بعد فوراً یہ آیت نازل فرمائی **یا ایھاالذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ الخ** جس میں مرتدین کا تذکرہ ہے اور یہ دلیل ہے کہ **ان موالات الیھود والنصاریٰ تورث الارتداد** یعنی یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی ارتداد کا سبب ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے سے پیش بندی اور روک تھام فرما دی کہ دیکھو میرے دشمنوں سے دوستی مت کرنا ان سے معاملات جائز لیکن موالات حرام ہے یعنی اپنے قلب کو ان کے قلب سے قریب نہ کرنا ورنہ ان کے قلب کا کفر تمہارے قلب میں آجائے گا۔ جس تالاب میں مچھلی نہ ہو لیکن کسی مچھلی والے تالاب سے اس کا رابطہ ہو جائے تو ساری مچھلیاں اس میں

منتقل ہو جائیں گی اسی طرح اگر یہود و نصاریٰ سے تم نے اپنا دل قریب کیا تو ان کے کفر کی مچھلیاں تمہارے دل کے تالاب میں آجائیں گی - لہٰذا تم ان سے معاملات تو کر سکتے ہو لیکن ان کے ساتھ موالات یعنی محبت و دوستی حرام ہے اور معاملات کیا ہیں ؟ تجارتی لین دین، خرید و فروخت وغیرہ- آپ فرانس جاکر کافروں سے مال خرید سکتے ہیں لیکن دل میں ان کی محبت و اکرام نہ آنے پائے-ایسا نہ ہو کہ دلی اکرام کے ساتھ ان کو گڈمارننگ اور سلام کرلو-ان کی عزت دل میں آئی کہ کفر ہوا **لو سلم الکافر تبجیلاً لا شك فی کفرہ** جو کسی کافر کو اکرام کے ساتھ سلام کریگا وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ اللہ کے دشمن کا اکرام کر رہا ہے-ہمارے حضرت شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جب ایک ہندو ڈاکیہ آتا تھا اور سلام کرتا تھا کہ مولوی صاحب آداب عرض تو حضرت فرماتے تھے آ---داب اور میرے کان میں فرماتے تھے کہ میں یہ نیت کرتا ہوں کہ آ اور میرا پیر داب - فرمایا کہ یہ اس لئے کرتا ہوں تاکہ کسی کافر کا اکرام لازم نہ آئے- غرض کافر کا اکرام دل میں نہ ہو اور تحقیر بھی نہ ہو کیونکہ کافر کے کفر سے تو بغض واجب ہے لیکن کافر کی تحقیر حرام ہے کیونکہ معلوم نہیں کہ کس کا خاتمہ کیسا ہونے والا ہے لہٰذا جس کافر کو دیکھو تو یہ پڑھ لیا کرو **الحمد للہ الذی عافانی مما بتلاك به و فضلنی علیٰ کثیر ممن خلق تفضیلا** اس میں آپ تحقیر سے بچ جائیں گے کیونکہ زبان و دل سے شکر نکل گیا اور شکر اور کبر جمع نہیں ہو سکتے-

عہد نبوت کے تین مرتدین

حضور ﷺ کے زمانہ میں تین آدمی مرتد ہوگئے تھے جن میں سے ایک یمن میں تھا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا- وہ جادوگر تھا اور شہر میں غالب ہوگیا تھا اور حضور ﷺ کے جو عمال وہاں زکوۃ وغیرہ کے لئے مقرر تھے اس نے ان کا وہاں سے اخراج کردیا- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے والی یمن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مطلع فرمادیا کہ اس خبیث مرتد کو ہلاک کردیا جائے اور حضرت فیروز دیلمی کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کردیا-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مسیلمہ کذاب کا خط

اس کے بعد مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس خبیث نے حضور ﷺ کو خط لکھا اور ذرا مضمون دیکھئے کہ کیسا خط لکھا- مضمون ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے- من مسیلمه رسول الله بسم اللہ وغیر کچھ نہیں ظالم اصلی نبی تو تھا نہیں بناوٹی تھا تو اس کو کہاں سے آداب رسالت آتے آداب نبوت تو اس کو آتے ہیں جو اللہ کا سچا رسول ہو لہٰذا اس ظالم نے بسم اللہ شریف بھی نہیں لکھی من مسیلمه رسول الله الیٰ محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم مسیلمہ رسول اللہ یعنی مسیلمہ کذاب کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو- خود کو بھی رسول اللہ لکھ رہا ہے اور حضور ﷺ کو بھی رسول مان رہا ہے- پھر لکھتا ہے سلام علیك اما بعد انی قد اشرکت فی الامر معك

آپ پر سلام ہو اور میں شریک ہوں آپ کے ساتھ آپ کی نبوت میں یعنی آدھی نبوت میری آدھی آپ کی و ان لنا نصف الارض اور میں عرب کی آدھی زمین کا مالک ہوں ولقریش نصف الارض اور آدھی زمین قریش کی ہے یعنی آدھی زمین آپ لے لیں آدھی میں لے لوں، پچاس پچاس فیصد تقسیم کرلیں ولکن قریشا قوم یعتدون لیکن قریش ظالم ہیں میرا حصہ نہیں لگا رہے ہیں۔

مسیلمہ کذاب نے اپنا یہ خط دو قاصدوں کے ہاتھ بھیجا تھا جنہوں نے یہ خط حضور ﷺ کو پیش کیا فحین قراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ جب حضور ﷺ نے مسیلمہ کذاب کا مکتوب پڑھا تو فرمایا فما تقولان انتما اے دونوں قاصدو! تمہارا کیا عقیدہ ہے مسیلمہ کے بارے میں قالا نقول کما قال کہا کہ اس نے جو دعویٰ کیا ہے ہم بھی اس کو مانتے ہیں فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما واللہ لو لا ان الرسل لاتقتل لضربت اعناقکما خدا کی قسم اگر بین الاقوامی قانون نہ ہوتا کہ قاصدوں اور سفیروں کو قتل نہ کیا جائے تو ہم تمہاری گردن اڑا دیتے۔

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک مسیلمہ کذاب کے نام

ثم کتب الیہ پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کو خط لکھا اور کیسے لکھا دیکھئے اصلی نبی کا خط۔ آپ ﷺ نے لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سنئے اصلی نبی کا کلام سبحان اللہ۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں من محمد رسول اللہ یہ خط جارہا ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے الیٰ مسیلمة

الکذاب مسیلمہ کی طرف جو انتہائی جھوٹا ہے-السلام علی من اتبع الھدی میرا اسلام کسی کافر کو نہیں پہنچ سکتا -میر اسلام مشروط ہے کہ جو اللہ کی ہدایت کو قبول کرے اس کو میرا سلام ہے اور جو ہدایت کو قبول نہ کرے اس کو نبی سلام نہیں کر سکتا- یہ ہے اصلی نبی کی شان-ایک وہ جھوٹا نبی تھا کہ حضور ﷺ کو سلام کر رہا ہے کہ کسی طرح سے آدھی زمین مجھ کو مل جائے اور ایک سچے نبی کی شان ہے کہ آپ نے اس کی جھوٹی نبوت کی تکذیب فرمادی اور اس کو سلام بھی نہیں کیا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اما بعد فان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین--ساری زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور انجام متقیوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے-

حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں مسیلمہ کذاب کا قتل

اور یہ واقعہ ۱۰ ہجری کا ہے- سرور عالم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے جہاد کیا اور حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے قتل ہوا اور اس کے قتل کے بعد حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا قتلت فی جاھلیتی خیر الناس زمانہ جاہلیت میں میں نے ایک جرم عظیم کیا تھا کہ ایک بہترین انسان سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا تھا اور قتلت فی اسلامی شر الناس لیکن میرے اللہ نے میری عزت افزائی کی اور میری رسوائی کا داغ دھو دیا کہ زمانہ اسلام میں میں نے دنیا کے بدترین انسان کو قتل کیا-دیکھو کسی کے بیٹے سے کوئی غلطی ہو جائے تو ابا رات دن روتا ہے کہ اللہ میرے بیٹے کی عزت بحال

کردے تاکہ مخلوق میں جو اس کی رسوائی ہوئی ہے اس کی تلافی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نے حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ سیاہ کو تاریخ روشن سے تبدیل کر دیا۔ کتنے جلیل القدر صحابہ اس وقت موجود تھے۔ کیا کسی اور صحابی سے اللہ تعالیٰ مسیلمہ کذاب کو قتل نہیں کرا سکتے تھے؟ لیکن یہ عزت اور یہ شرف اللہ تعالیٰ نے حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا تاکہ ان کے ماضی کے جرم کی تلافی ہو جائے۔ آہ! ہم لوگوں کو اپنے اللہ پر مر جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات پر اگر ہم بے شمار جانیں فدا کر دیں تو بھی ان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

مقام محبت

ارشاد فرمایا کہ محبت کا مقام عظیم الشان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ومن یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم جو تم میں سے مرتد ہو جائے گا دین سے پھر جائے گا اللہ تعالیٰ ان بے وفاؤں کے مقابلہ میں ایک قوم پیدا کریں گے جس کی شان کیا ہو گی یحبهم و یحبونه ان سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے۔ یعنی یہ اللہ کے عاشقوں کی قوم ہو گی۔ مرتدین کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ اہل محبت کو لا رہے ہیں۔ اس کے متعلق علماء محققین کی رائے ہے کہ اہل محبت کبھی مرتد نہیں ہو سکتے کیونکہ مقابلہ میں جو چیز لائی جاتی ہے وہ اس کی ضد ہوتی ہے لہٰذا بے وفاؤں اور غداروں کے مقابلہ میں اللہ اہل محبت کو لا رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ وہ قوم ہے جو ضد ہے بے وفاؤں کی، غداروں کی

مرتدین کی اس لئے یہ کبھی مرتد نہیں ہو سکتی۔ مرتدین کے مقابلہ میں اگر اہل محبت بھی مرتد ہو جاتے تو اعتراض لازم آتا کہ یہ کیسا مقابلہ ہوا۔ اس لئے ہمارے حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی فرماتے ہیں کہ اہل محبت کی صحبت میں زیادہ بیٹھا کرو تاکہ تم بھی اہل محبت ہو جاؤ۔ التشرف فی احادیث التصوف میں حضرت والا نے یہ حدیث نقل کی کہ سائلو العلماء و جالسوا الکبراء و خالطوا الحکماء کہ علماء سے مسئلے پوچھو اور بڑے بوڑھوں کے پاس بیٹھا کرو کہ کوئی بات تجربے کی معلوم ہو جائے گی لیکن اہل اللہ کے ساتھ رہ پڑو۔

یحبھم کی تفسیر میں علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ اللہ کس طرح اپنے بندوں سے محبت کرتے ہیں؟ فرماتے ہیں کہ اللہ کی محبت بندوں کے ساتھ ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق محبت کرتے ہیں یعنی جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں اس کو اپنا مراد اور محبوب بنالیتے ہیں پھر اس کی مفید چیزوں کا انتظام کرتے ہیں اور مضر چیزوں سے بچاتے ہیں یعنی اس کو اپنی طاعت میں مشغول رہنے کی اور معاصی سے بچنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں۔ یہ علامت ہے کہ اللہ ان سے محبت کرتا ہے۔

محبت بذات خود نعمت عظمیٰ ہے

وہ خاص بندے جن کو اللہ تعالیٰ مرتدین کے مقابلہ میں لائیں گے ان کی پہلی صفت یحبھم ہے کہ اللہ ان سے محبت کرے گا اور دوسری صفت ہے یحبونہ کہ وہ اللہ سے محبت کریں گے تو یحبونہ کی تفسیر کیا ہے ای یمیلون

الیہ جل شانہ میلاً صادقاً یعنی اللہ کی طرف ان کا قلب ہر وقت میلان صادق اور سچی طلب کے ساتھ لگا رہتا ہے اور میلان صادق کیا ہے؟ فیطیعونہ فی امتثال اوامرہ و اجتناب مناھیہ یعنی اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کے احکام مانتے ہیں اور گناہوں سے بچتے ہیں۔

اعمال نافلہ محبت کے لئے لازم نہیں

لیکن بعض لوگ زیادہ نفلیں اور زیادہ وظیفے نہیں پڑھتے تو کیا ان کا شمار اہل محبت میں نہیں ہوگا؟ اس کے بارے میں علامہ آلوسی ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی فقال النبی ﷺ ما اعددت لھا حضور ﷺ نے پوچھا کہ تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے قال مااعددت لھا کبیر عمل میرے پاس کوئی بڑے بڑے عمل نہیں ہیں یعنی فرض واجب سنن موکدہ ادا کرلیتا ہوں اور گناہوں سے بچتا ہوں اس کے علاوہ میرے پاس اور اعمال نہیں ہیں و لکن حب اللہ تعالٰی و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا بہت بڑا خزانہ میرے دل میں ہے فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام المرءُ مع من احب آدمی اسی کے ساتھ جنت میں رہے گا جس کے ساتھ اس کو محبت ہے۔اب اس کی شرح سنئے آج تک اس کی یہ شرح جو علامہ آلوسی نے کی ہے میرے مطالعہ میں نہیں آئی۔٦٥ سال کی عمر میں یہ عظیم نعمت رری یونین کی اس خانقاہ میں حاصل ہوئی۔میں یہی سمجھتا تھا کہ محبت وہی ہے جس کے ساتھ اعمال لازم ہیں لیکن علامہ آلوسی فرماتے ہیں فھذا ناطق بان المفھوم من

محبة اللّٰہ تعالیٰ غیر الاعمال و التزام الطاعات یعنی یہ حدیث کہہ رہی ہے، اس حدیث سے یہ بات مفہوم ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت مستغنی ہے اعمال نافلہ اور التزام طاعات نافلہ سے لان الاعرابی نفاھا کیونکہ اعرابی نے کبیر عمل کی نفی کردی کہ میرے پاس بڑے بڑے اعمال نہیں ہیں و اثبت الحب اور ولکن حب اللّٰہ و رسولہ کہہ کر اس نے اپنی محبت کو ثابت کردیا اور لکن کا استثنٰی کبیر عمل کے ساتھ ہے جس سے معلوم ہوا کہ محبت خود ایک عظیم الشان عمل ہے۔ کبیر عمل کے مقابلہ میں صحابی نے اپنے قلب کا عمل پیش کیا کہ میرے پاس جسم کا عمل تو کم ہے، نوافل و تہجد و تلاوت و اشراق و چاشت میرے پاس نہیں ہیں لیکن میرے قلب میں ایک بہت بڑا عمل موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ مجھے اللہ و رسول سے محبت ہے واقرہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیٰ ذالك اور آپ ﷺ نے اس کی محبت کو تسلیم فرمایا اور عمل کی قید نہیں لگائی کہ تم اعمال میں تو کمزور ہو پھر کہاں کے عاشق بنتے ہو۔ اگر آپ سکوت بھی فرماتے تو بھی اس کی محبت ثابت ہو جاتی کیونکہ نبی کے سکوت سے بھی مسئلہ بنتا ہے کیونکہ نبی کسی نامناسب بات پر خاموش نہیں رہ سکتا لہٰذا آپ اس کی محبت کی تردید فرمادیتے بلکہ اس کے برعکس یہاں تو آپ نے اس کی محبت کو تسلیم فرمایا اور ارشاد فرمایا المرءُ مع من احب آدمی جنت میں اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس کو محبت ہے۔ اگر بڑے بڑے اعمال کے بغیر صرف محبت سے جنت میں اہل اللہ کی صحبت نہ ملتی تو آپ کبھی یہ جملہ نہ ارشاد فرماتے اور یہ بشارت آپ نے اس وقت دی جب اس صحابی نے عمل کبیر کی نفی کی کہ میرے پاس کوئی بڑے

بڑے اعمال نہیں ہیں لیکن ایک عمل ہے دل کا کہ میں اللہ و رسول سے شدید محبت رکھتا ہوں۔ اس پر آپ ﷺ کا یہ بشارت دینا کہ ہر شخص اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے دلیل ہے اس بات کی کہ محبت اتنی بڑی نعمت ہے جو محبوب کا ساتھ نصیب کرا دیتی ہے۔ اگر علامہ آلوسی بدون نقل حدیث کے یہ فیصلہ کرتے تو مجھے اس کا یقین نہ آتا لیکن فرماتے ہیں کہ یہ فیصلہ تو یہ حدیث پاک کر رہی ہے، یہ حدیث خود اعلان کر رہی ہے کہ محبت کا خود ایک اعلیٰ مقام ہے جو اعمال سے بالاتر ہے اور یہ کہ اعمال نافلہ محبت کے لوازم میں سے نہیں ہیں۔ محبت ایک عجیب نعمت ہے جو موہوب من اللہ ہوتی ہے، خدا کے دینے سے ملتی ہے اور اس کا ذریعہ خدا کے عاشقوں کی صحبت ہے۔

قریب جلتے ہوئے دل کے اپنا دل کر دے
یہ آگ لگتی نہیں ہے لگائی جاتی ہے

جو آگ کی خاصیت وہ عشق کی خاصیت
اک سینہ بہ سینہ ہے اک خانہ بہ خانہ ہے

دوستو تفسیر روح المعانی سے آج ایک بہت بڑا خزانہ مل گیا جس سے معلوم ہوا کہ محبت بذات خود ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ بہت سے لوگ بطور عادت کے رسماً بہت زیادہ عمل کرتے ہیں لیکن دل میں محبت کی وہ نعمت نہیں جو بعض کم عمل والوں کے پاس ہے۔ مقابلہ کے وقت پتہ چلتا ہے، جب مقابلہ ہوتا ہے جان دینے کا اللہ کے حکم کے سامنے اپنا دل توڑ دینے کا اس وقت پتہ چلتا ہے کہ کون اس نعمت سے مشرف ہے **لا شجاعة قبل الحرب**۔ اسی کو مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

لا شجاعة یا فتیٰ قبل الحروب

شجاعت اور بہادری کا پتہ جنگ سے پہلے نہیں چلتا- اس لئے ہم سب محبت کی یہ نعمت اللہ سے مانگیں اللّٰھم انی اسئلك حبك و حب من یحبك و حب عمل یقرب الیٰ حبك - آج پتہ چل گیا کہ کسی کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے- بعض لوگ ہیں متنفلین طول اللیل و صائمین طول النہار و ذاکرین فی اٰناء اللیل و اٰناء النہار لکن المحبة فی قلوبھم قلیلة و بعض الناس کما ھٰذا الاعرابی یحب اللّٰہ و رسوله صلی اللّٰہ علیه وسلم علیٰ محبة مرتفعة عالیة بعض کم عمل والوں کے دل میں اللہ و رسول کی زبردست محبت ہوتی ہے-

اس علم عظیم سے آج دل میں ایک عجیب خوشی محسوس کر رہا ہوں اگر دل میں محبت عظمیٰ کی یہ نعمت حاصل ہے تو کم عمل والے مایوس نہ ہوں اللہ تعالیٰ کی محبت، رسول اللہ ﷺ کی محبت، اپنے شیخ کی محبت، اپنے بزرگوں کی محبت ہم کو ان شاء اللہ انہیں کے ساتھ لے جائے گی-

حضرت شیخ پھولپوری کی شانِ عاشقانہ

اسی گفتگو کے دوران فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اللہ کے عاشقوں سے ملتی ہے- میرے شیخ تھے حضرت شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ اگر میں ان کو نہ دیکھتا تو ساری زندگی میں نہیں جان سکتا تھا کہ اللہ کے عاشق کیسے ہوتے ہیں- حضرت کا یہ مقام تھا کہ فضاؤں میں اللہ کا نام لکھتے تھے- بیٹھے ہوئے ہیں اور فضاؤں میں انگلی سے الف کھینچا پھر اللہ کا لام بنایا پھر تشدید بنائی اور اوپر

الف بنادیا تو میں سمجھ جاتا تھا کہ اب حضرت فضاؤں میں اللہ کا نام لکھ رہے ہیں اور کبھی بیٹھے بیٹھے کرتے کی آستین پر اللہ لکھ دیا اور جب اللہ کا نام لیتے تھے تو ایک آنسو نکل کر رخسار کے قریب آکر ٹھہر جاتا تھا وہ ظالم گرتا بھی نہیں تھا اپنی جگہ بنالی تھی، وہیں چمکتا رہتا تھا۔

اور کیا کہوں کہ حضرت کس طرح عبادت کرتے تھے ان کی جیسی عاشقانہ عبادت میں نے روئے زمین پر نہیں دیکھی۔ جب تلاوت کرتے تھے تو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد زور سے اللہ کا نعرہ لگاتے تھے، آہ و فغاں کرتے تھے، تلاوت کرتے کرتے اچھل اچھل جاتے تھے اور اللہ اللہ ایسا کہتے تھے جیسے روح نہ جانے کیا لذت پارہی ہے۔ ہم لوگ تو ایسی عبادت کرتے ہیں جیسے کوئی کھانا کھارہا ہے اور اس کو بھوک ہی نہیں ہے اور اگر تین دن کا بھوکا ہو اور بریانی کباب مل جائے تو کیسے کھائے گا وہ اچھل اچھل جائے گا۔ حضرت والا کی روح مبارک اللہ کی ایسی عاشق تھی کہ عبادت و تلاوت اور ذکر کرتے تھے تو اچھل اچھل جاتے تھے ۔حضرت کی عبادت ایسی تھی جیسے کوئی شدید بھوک میں لذیذ کھانے کھارہا ہو۔ کیا کہوں جب حضرت کی یاد آتی ہے تو دنیا میں دل نہیں لگتا، دل تڑپ جاتا ہے ؂

جو یاد آتی ہے وہ زلف پریشاں
تو پیچ و تاب کھاتی ہے مری جاں
جو پوچھے گا کوئی مجھ سے یہ آکر
کہ کیا گذری ہے اے دیوانے تجھ پر
نہ ہرگز حال دل اپنا کہوں گا

ہنسوں گا اور ہنس کر چپ رہوں گا

یہ اشعار حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں جو حضرت حاجی صاحب نے اپنے شیخ میاں جی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر کہے تھے۔

حاصل کائنات

مجلس کے اختتام کے قریب یہ ارشاد فرمایا کہ اگر ہم اللہ کی محبت پا گئے اور ہمارے دل میں اللہ پاک کا نور خاص عطا ہو گیا اور ہم صاحب نسبت ہو گئے تو پھر ساری کائنات کے ہم حاصل کائنات ہو گئے، کیونکہ کائنات ہمارے لئے پیدا ہوئی ہے اور ہم اللہ کے لئے پیدا ہوئے ہیں تو جس نے اللہ کو پالیا وہ حاصل کائنات اپنے دل میں پا گیا اس کے قلب میں زمین و آسمان بھی ہیں سورج و چاند بھی ہیں۔ سورج اور چاند کا خالق جب دل میں ہے تو سورج کیا بیچتا ہے جس کے دل میں خالق آفتاب ہو تو وہ بے شمار آفتاب اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ یہ مزہ ہے۔ آپ بتایئے اس مزہ کے سامنے بادشاہوں کے تخت و تاج، وزارت عظمیٰ اور سلطنت کا خیال آئے گا؟ دنیا کی لیلاؤں کا خیال آئے گا؟ ہر لیلیٰ لاش معلوم ہوگی ۔لاش کے معنی ہیں لاشے۔ گلنے سڑنے والی لاشیں ہیں اس لئے کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی سے دل کو مت بہلاؤ، یہ سب سہارے فانی ہیں، عارضی ہیں، جب ان کا جغرافیہ بدل جائے گا، نقوش بگڑ جائیں گے تو کہاں جاؤ گے کس سے دل بہلاؤ گے؟ اللہ پر فدا ہو جاؤ سمجھ لو ساری دنیا کی لیلاؤں کا حسن مل گیا جو اللہ پر

مر گیا ساری دنیا کی سلطنت اس کے ہاتھ میں ہے ساری کائنات اور دولت سب کچھ اس کے پاس ہے چاہے چٹنی روٹی کھارہا ہے لیکن اگر دل میں اللہ ہے تو بہار ہی بہار ہے- میرا ایک شعر ہے ؎

جب ان کی یاد آتی ہے تو گھبراتا ہوں گلشن میں
مجھے تو قرب کا عالم دیا ہے آہ صحرا نے

۲۳اگست ۱۹۹۳ء دوشنبہ

تعلیم حسن ظن

حضرت والا کے ایک خاص دوست جو ایک سلسلہ کے شیخ بھی ہیں ان سے ملنے کے لئے حضرت والا ان کے گھر تشریف لے گئے- کل ان کو حضرت نے بار بار فون کرایا لیکن کوئی جواب نہیں آیا تھا جب حضرت والا ان کے گھر پہنچے تو انہوں نے حافظ داؤد بدات صاحب کو فریج میں بتایا کہ حضرت والا کا کل کئی بار فون آیا لیکن میں رات میں بہت دیر سے لوٹا- اس وجہ سے میں نے فون نہیں کیا کہ حضرت کو بے وقت فون کرنے سے نیند میں خلل پڑے گا اس پر حضرت والا نے فرمایا کہ دیکھئے فون کا جواب نہ آنے کی یہ وجہ تھی، اس لئے شریعت نے حکم دیا ہے کہ حسن ظن رکھو ورنہ ایسے وقت شیطان پہنچ جاتا ہے کہ دیکھو تم تو فون پر فون کر رہے ہو اور وہ جواب بھی نہیں دے رہے ہیں لہٰذا اگر اس کے کہنے پر عمل کر لیا تو گنہگار بھی ہوئے اور تعلقات بھی کشیدہ ہو گئے لہٰذا ایسے موقع پر سوچنا چاہئے کہ کوئی مجبوری ہو گی- حسن ظن رکھو- شریعت کی کیسی پیاری تعلیم ہے- الحمد للہ میں سمجھ رہا تھا کہ کوئی مجبوری ہے جو فون نہیں آیا-

زخمِ حسرت کی بدولت محرمِ منزل ہُوا

نعمتِ بے کیف و کم نسبت کا جو حامل ہُوا
وہ گروہِ اولیاء میں فضل سے شامل ہُوا

جو خدا والوں کی صحبت سے ذرا غافل ہُوا
اس کا دل فانی حسینوں کی طرف مائل ہُوا

لطفِ دردِ دل کا جس کی روح کو حاصل ہُوا
عاشقوں میں وہ خدا کے بالیقیں شامل ہُوا

جو حسینوں کی طرف اک ذرہ بھی مائل ہُوا
پس اسی دم دور اس کے قرب کا ساحل ہُوا

حُسنِ فانی سے نظر جس نے بچائی دوستو
زخمِ حسرت کی بدولت محرمِ منزل ہُوا

اہلِ دل کی بزم میں اختؔر جو شامل ہو گیا
اس کے آب و گِل میں داخل جلد دردِ دل ہُوا

(۹ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ حرم مدینہ طیبہ)